إن من الشعر لحكمة (رواه البخاري)

گلدستۂ اشعار

مرتب
مولانا محمد ودود وجاہت فلاحی
خادم التدریس دار العلوم زکریا جنوبی افریقہ

دار المعارف دیوبند

یادگارکلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مرتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

پیش نظر گنجینۂ اشعار کا پہلا حصہ بنام ''یادگارکلام'' ہے جو معروف ومشہور شخصیات کا واقعی منتخب کلام ہے، بعض کلام مضمون کی صحت وافادیت کی وجہ ـــــ شامل کرلیا گیا ہے؛ اگرچہ ان کے کاتب وشاعر کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ فللہ در القائل، حق تعالیٰ شانہ تمام حضرات اربابِ کلام کو (حیاً ومیتاً) جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ہمیں اپنے اکابر کے کلام کو سمجھنے کی اور حفاظت کرنے کی نیک توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

دوسرا حصہ متفرق مفید اشعار پر مشتمل ہے جو علم وحکمت، نصیحت وعبرت سے پُر ہے جو سنا ہوا، دیکھا ہوا اور آزمایا ہوا ہے۔

تیسرا حصہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں معین ومددگار ہے جس کی بڑی ضرورت پڑتی ہے۔ بہت عرصہ پہلے اپنے وطن کونڈھ میں خدمتِ مدرسہ ومسجد کے دوران یہ رسالہ اردو زبان

و گجراتی حرفوں میں مع حل لغات متعدد بار بنام ''بچوں کی نظمیں'' طبع ہو چکا ہے، اب اس کو سلکِ مروارید کر دیا گیا ہے۔

وأما بنعمت ربک فحدث اس جمع وترتیب میں اصلاً احقر کا اردو شوق، اکابر کی محبت اور ان کے دلآویز کلام کی قدر ومنزلت کار فرما ہے۔ **وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت وهو رب العرش العظيم .**

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم وتب علينا يا مولانا إنك أنت التواب الرحيم ، وصلى الله على خير خلقه محمد وآله وأصحابه ومن تبعه بإحسان إلى يوم الدين . سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين.

ٹائپنگ وغیرہ میں تعاون کرنے والے احباب کا تہہِ دل سے ممنون ومشکور ہوں۔

شكر الله سعيهم جميلاً.

بمؤرخہ ۹ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

بمطابق ۳۱ اگست ۲۰۱۷ء

فہرستِ گلدستۂ نعت و نظم

۱ حمد و نعت:

۲ مناجات (حاجی امداد اللہ صاحب مکیؒ)

۳ حمد (حضرت مولانا احمد صاحب پرتا بگڈھیؒ)

۴ قرآن پیغامِ ربانی (حضرت مولانا احمد صاحب پرتا بگڈھیؒ)

۵ نعت جب زباں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آ گیا (حضرت مولانا احمد صاحب پرتا بگڈھیؒ)

۶ یہ قرآن وراثت ہے خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

۷ حافظِ قرآن فضلِ خدا سے صاحب ذی شان ہو گیا

۸ شانِ قرآن کریم ایک نقطہ بھی نہ بدلا آج تک

۹ بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار (حضرت عطارؒ)

۱۰ یادِ مکہ مکرمہ (مولانا بدرِ عالم میرٹھی)

۱۱ تجھ سا کوئی نہیں (سید شاہ نفیس الحسینیؒ)

۱۲ سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم (سید شاہ نفیس الحسینیؒ)

۱۳ اصحابِ محمد حق کے ولی (سید شاہ نفیس الحسینیؒ)

۱۴ میرا دل تڑپ رہا ہے

۱۵ وتعز من تشاء وتذل من تشاء (جناب الطاف ضیاء)

یار رہے یارب تو میرا (خواجہ عزیز الحسن مجذوب)

نعت پاک تضمین بر نعت شیخ سعدیؒ

مجھ کو جینے کا سہارا چاہیے (جناب عشرت جمیل خادم)

نظم در عظمتِ قرآن

میں ان کا کرم اپنی خطا لے کے چلا ہوں (بسمل شاہجہانپوریؒ)

سدرہ سے بھی آگے کون گیا (قاری عبدالباطن صاحب فیضیؒ)

(دیار مدینہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

جوارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

فدا تجھ پہ میں خاک شہر مدینہ (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

سوائے تیرے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

نفس دشمن ہے دشمن کو ناشاد کر (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

حمد (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

تیرے عاشقوں میں جینا (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

جس نے سر بخشا ہے اس سے سرکشی زیبا نہیں (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

اشاعت میرے اشعاروں کی (حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحبؒ)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا (خواجہ الطاف حسین حالیؒ)

قفلِ جنت کھول دیتی ہے ثنائے مصطفیٰ (ڈاکٹر شرف الدین ناگپوری)

یارب دلِ مسلم کو(شاعرمشرق علامہ اقبالؒ)

نعت عربی مع اردو ترجمہ(مولانا محمد نبیہ صاحب جلال پور)

کونین میں شہرت ہے سرکار دو عالم کی (حمید صدیقی لکھنویؒ)

شب و روز ان کے تصور میں رہنا(قاری صدیق احمد باندویؒ)

کسی مجلس میں جب (قاری صدیق احمد باندویؒ)

دل مغموم کو مسرور کر دے

پیام لے لو،سلام لے لو(قاری محمد طیب صاحبؒ)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟

فیضانِ پیغامبر(مولانا فخرالدین گیاویؒ)

نعتِ مصطفیٰ(حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ)

مدینے کا سفر ہے(جناب اقبال عظیم صاحب)

ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ،جان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا کفایت علی مراد آبادی:

روح دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (مفتی رشید احمد لدھیانویؒ)

شہ کونین کی سنت پہ جو عامل نہیں ہوتا(حضرت ثاقب باندویؒ)

سب کے بس کی بات نہیں (حضرت ثاقب باندویؒ)

مقام اہل سنت(مولانا محمد ثانی حسنیؒ

کریما بہ بخشائے بر حال ما(مولانا محمد ثانی حسنیؒ)

پاک تیری صفت ،اسمائے حسنیٰ منظوم(مولانا محمد ثانی حسنیؒ)

اللہ اللہ سبحان اللہ:

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی (ماہر القادریؒ)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

ثنائے رب العالمین (مولانا حفیظ الرحمٰن صاحبؒ)

مدنی مدینے والے

انوارِ مدینہ (حافظ نور محمد پاکستان)

مجھ سے اے زائر مدینے کے سفر کی بات کر (سید امین گیلانیؒ)

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر

اے جانِ جاں اردو زباں

مصطفیٰ کیا ہیں؟ رفیق مصطفیٰ سے پوچھیے (جناب شفیق بریلوی)

جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت مولانا ابوالوفاء شاہجہانپوریؒ)

حبیبِ حق صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت مولانا ابوالوفاء شاہجہانپوریؒ)

فخر نوعِ انسانی صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ)

رہِ اسلام دنیا کو دکھانے کی ضرورت ہے (مولانا رفیق احمد بڑودوی)

ہدیۂ سلام

ذی رفعت و ذی شان ہیں یہ دینی مدارس (مولانا عطاء الرحمٰن بھاگلپوری)

صلی اللہ علیہ وسلم (مولانا افضال الحق)

ٹی وی پہ پڑی جب پہلی نظر

در مدحتِ اردو

اکیلا تو اپنے وطن جائے گا
ماں باپ اس جہاں میں ہیں سب سے بڑی دولت
انسان سے خطاب
خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے مؤمنو! (حافظ احسان محسن
لا الہ الا اللہ آسرا میرے دل کا
فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حمد باری تعالی (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
ہدیۂ نعت (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
نعت شریف (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
شادی مبارک (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
تحفۂ عروس (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
کلام خدا (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
دیار قدس (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
ہمارے مدارس کا فیضان جاری (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
خدا حافظ فارغین کو مبارک باد ونصائح (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
ترانہ دار العلوم زکریا (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)
مسلمان قوم کا مرثیہ (حضرت مولانا مفتی رضاء الحق صاحب)

لیلۃ القدر از قاری صدیق احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (ثاقب)

مناجات (مفتی محمد تقی عثمانی)

م اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

از حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تو اول تو آخر تو ظاہر تو باطن ۞ تو ہی ہے توہی یا کہ آثار تیر
نظر کو اٹھا کر جدھر دیکھتا ہوں ۞ تجھے دیکھتا ہوں نہ کہ اغیار تیر
عجب رنگ بے رنگ ہر رنگ میں ہے ۞ یہ رنگِ صنعت کا اظہار تیرا
خوشی غم میں رکھی ہے اور غم خوشی میں ۞ عجب تیری قدرت ، عجب کار تیر
میں ہوں چیز تیری جو چاہے سو کر تو ۞ تو مختار میرا ، میں لاچار تیر
سوا تیرے کوئی نہیں میرا یا رب ۞ تو مولی ہے میں ہوں عبد بے کار تیر
سدا خوابِ غفلت میں سوتا رہا میں ۞ نہ اک دم ہوا آہ بیدار تیر
چلا نفس وشیطاں کے احکام پر میں ۞ نہ مانا کوئی حکم زنہار تیر
گناہ میرے حد سے زیادہ ہیں یا رب ۞ مجھے چاہیے رحمِ بسیار تیر
کہاں میرے عصیاں کہاں تیری رحمت ۞ کہاں فسق کہاں بحر زخار تیر
الٰہی بچا قہر سے اپنے مجھ کو ۞ کہ ہے عفو ، بخشش ، کرم کار تیر
میں ہر درد اور مرض سے چھوٹ جاؤں ۞ جو لگ جائے محبت کا آزار تیر
بنا اپنا قیدی کر آزاد مجھ کو ۞ کہ ہے آزاد سب سے گرفتار تیر

اسی رہے وقت مرے سے جاری ❁ یہ صدقے دل سب پہ اسرار تیرا
خبر لیجیو میری اس دم الٰہی ❁ کھلے جبکہ بخشش کا بازار تیرا
نبی کریم ، آل اصحاب سب پہ ❁ درود وسلام ہووے ہر بار تیرا
میرے پیر استاذ ماں باپ پہ بھی ❁ الٰہی رہے رحم بسیار تیرا

حمد

از مولانا احمد صاحب پڑتابگڈھی رحمہ اللہ تعالیٰ

حمد تیری اے خدائے لم یزل ۞ ہے یہ اپنی زندگی کا ماحصل
تو ہی خالق ہے، تو ہی خلاق ہے ۞ تو ہی ربِ انفس وآفاق ہے
تیری رحمت کی نہیں کچھ انتہاء ۞ شکر تیرا کیا کسی سے ہو ادا
یا علیم، یا سمیع، یا بصیر ۞ تو ہی قادر اور تو ہی ہے خبیر
تو ہی مالک تو ہی رب العالمیں ۞ تیرے در پر سب کی جھکتی ہے جبیں
شان تیری کون سمجھے گا بھلا ۞ ابتدا تو ہی ہے تو ہی انتہا
تو ہے مقصود اور تو ہی مدعا ۞ جان ودل کرتا ہوں تجھ پر فدا
قید سے شیطان کے یا رب چھڑا ۞ اور شرورِ نفس سے مجھ کو بچا

یا الٰہی مجھ کو اب اپنا بنا
کرلے تو مقبول احؔمد کی دعا

C:\Users\DUZ\Documents\کتب
خانہ\مفتی رضاء الحق
صاحب\Qarare Dil
FINAL\ADES7.TIF not found.

قرآن پیغامِ ربانی

از مولانا احمد صاحب پرتابگڈھی رحمہ اللہ تعالیٰ

غضب ہے ہم کو اب حاصل نہیں ہے لطفِ روحانی
بھلا دی آہ دل سے ہم نے تعلیماتِ قرآنی

وہ قرآں آخری پیغام ہے جو ربِ عزت کا
مبارک ہو مبارک، قدر اس کی جس نے پہچانی

وہ قرآں بزمِ روحانی ہوئی آباد پھر جس سے
وہ جس نے دور کردی آکے دنیا کی پریشانی

وہ قرآں جو سراپا نور ہے رحمت ہے، برکت ہے
پلاتا ہے جو اپنے عاشقوں کو جامِ عرفانی

وہ قرآں جو غذا بھی ہے، دوا بھی ہے، شفا بھی ہے
وہ قرآن جس سے طے ہوتے ہیں سب درجات روحانی

وہ قرآن جس کی برکت کا بیان ہو ہی نہیں سکتا
بناتا ہے جو اپنے ماننے والوں کو ربانی

وہ قرآن جس نے مردوں کو حیاتِ جاوداں بخشی
جہاں میں عام جس نے کر دیا آبِ حیوانی

وہ قرآن جس نے کفر وشرک کی جڑ کاٹ کر رکھدی

وہ جس سے کفر کی ظلمت ہوئی کافور دنیا سے
ہوئی روشن جہاں میں جس سے ہر سو شمع ایمانی
وہ جو ابر کرم بن کر جہاں میں چار سو برسا
وہ جس سے ہر طرف جاری ہوئے دریائے احسانی
وہ جس کے حکمراں ہوتے ہی دنیا بن گئی جنت
نرالا ہے جہاں میں جس کا آئین جہاں بانی
وہ جس کا ایک نقطہ بھی نہ بدلے گا قیامت تک
وہ جس کی خود خدائے پاک کرتا ہے نگہبانی
اخوت کا سبق جس نے پڑھایا ساری دنیا کو
غلاموں کو عطا جس نے کیا ہے تاجِ سلطانی
وہ قرآں آج بھی موجود ہے لیکن مسلمانو!
نہیں باقی رہا کیوں آہ تم سے ربطِ پنہانی
خزانہ گھر میں ہے موجود ، پھر بھی آہ مفلس ہیں
بھٹکتے پھر رہے ہیں چار سو اے وائے نادانی
پڑھو قرآں سمجھ کر اور عمل دل سے کرو اس پر
فنا ہو حق کی مرضی میں بنو محبوبِ سبحانی
عمل جو شوق سے کرتا ہے قرآنِ معظم پر
وہی ہوتا ہے بے شک موردِ الطافِ رحمانی

جہاں خورشید کی کرنوں سے ہوجائے گا نورانی
مرا پیغام ہے سارے زمانے کے لیے احمؔد
مرا پیغام کیا ہے بلکہ ہے پیغامِ ربانی

جب زباں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آگیا

از مولانا احمد صاحب پرتابگڈھی رحمۃ اللہ تعالیٰ

جب زباں پر محمد کا نام آگیا ❁ دوستو! زندگی کا پیام آگیا
آگیا انبیاء کا امام آگیا ❁ لے کے فیضان دار السلام آگیا
تیرے در پر جو خیر الانام آگیا ❁ اس کے ہاتھوں میں عرفاں کا جام آگیا
ساز وسامان عیش دوام آگیا ❁ یعنی حکمِ سجود وقیام آگیا
اللہ اللہ ہوئی دی کی دنیا حسیں ❁ جب مقدر میں حسنِ تمام آگیا
پاگیا پاگیا حاصلِ زندگی ❁ در پہ آقا کے جس دم نظام آگیا
دور ظلمت ہوئی دل منور ہوا ❁ جب مدینہ میں ماہِ تمام آگیا
ان کی مرضی نظر آئی رشکِ جناں ❁ عشق میں ایک ایسا مقام آگیا
لائے تشریف جب سید المرسلیں ❁ خلد دنیا بنی وہ نظام آگیا
ظلم رخصت ہوا عدل قائم ہوا ❁ عشق کے ہاتھ میں انتظام آگیا
تیرے ابر کرم سے شہ انبیاء ❁ ہو کے سیراب ہر تشنہ کام آگیا
فیضِ ساقی کونین صل علی ❁ جو بھی چاہے پئے اذنِ عام آگیا
تیری برکت سے اے سید انس وجاں ❁ صبح روشن ہوئی کیف شام آگیا
آپ کی مدح انسان کیا کرسکے ❁ عرش سے درود وسلام آگیا
قلب شاداں ہوا روح رقصاں ہوئی ❁ لب پہ احمد کا شیریں کلام آگیا

عظمتِ قرآن

یہ قرآن وراثت ہے خیر البشر ﷺ کی
امانت ہے یہ خالقِ بحر وبر کی
جبل جس کی دہشت سے ہوجائے ٹکڑے
اٹھاتی ہے وہ بار ہمت بشر کی
خیر راہ ومنزل کی قرآن نے دی ہے
بتائی ہے تفصیل زادِ سفر کی
کلامِ الٰہی نبی کی زبانی
ادھر کی زباں پر صدا ہے اُدھر کی
کلام خدا کا محافظ خدا ہے
کمی غیر ممکن ہے زیروزبر کی
یہ قرآں ہے ، دین مبین ، دین قیم
مبارک ہے وہ جس نے اس پر بسر کی
نہ ٹھیرائے جو دل کو قرآں کی منزل
سدا خاک چھانے کا وہ در بدر کی

حافظِ قرآن

فضلِ خدا سے صاحب ذی شان ہوگیا
جو خوش نصیب صاحبِ قرآن ہوگیا

وہ والدین حشر کے دن ہوں گے تاجدار
جن کا دلارا حافظِ قرآن ہوگیا

اس کو جلا سکے گی نہ دوزخ کی آگ بھی
محفوظ جس کے سینے میں قرآن ہوگیا

دس ایسے آدمیوں کو وہ جنت دلائے گا
دوزخ میں جن کے جانے کا اعلان ہوگیا

مانندِ آفتاب وہ چمکے گا حشر میں
جن کا پسر حافظِ قرآن ہوگیا

حفظِ قرآن پاک کی برکت نہ پوچھئے!
انسان جس کے فیض سے ذی شان ہوگیا

(حافظو! قرآن کی عزت کرو اپنے سینوں میں)
(یہ دولت نہ ملے گی تمہیں آسمانوں میں اور زمینوں میں)

شانِ قرآن کریم

اہل منطق سر بسجدہ ہوگئے
سن لیا جب فلسفہ قرآن کا
حکمتیں ہر لفظ میں مستور ہیں
دیکھ دل سے ترجمہ قرآن کا
نسلِ انسانی میں آیا انقلاب
یہ ہے ادنیٰ معجزہ قرآن کا
ایک نقطہ بھی نہ بدلا آج تک
یہ ہے زندہ معجزہ قرآن کا
کن کے بو بکر وعمر چمکے وہی
جن پہ پرتو پڑ گیا قرآن کا

C:\Users\DUZ\Documents\کتب
خانہ\مفتی رضاء الحق
صاحب\Qarare Dil
FINAL\ADES7.TIF not found.

بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار

از حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ

تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی ✿ تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
بے وفا دنیا پہ مت کر اعتبار ✿ تو اچانک موت کا ہوگا شکار
موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ ✿ جان جاکر ہی رہے گی یاد رکھ
تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی ✿ تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
گر جہاں میں سو برس تو جی بھی لے ✿ قبر میں تنہا قیامت تک رہے
جب فرشتہ موت کا چھا جائے گا ✿ پھر بچا کوئی نہ تجھ کو پائے گا
تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی ✿ تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
موت آئی پہلواں بھی چل دیے ✿ خوبصورت نوجوان بھی چل دیے
دبدبہ دنیا ہی میں رہ جائے گا ✿ حسن تیرا خاک میں مل جائے گا
تیری طاقت ، تیرا فن ، عہدہ تیرا ✿ کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ تیرا
جیتنے دنیا سکندر تھا چلا ✿ جب گیا دنیا سے خالی ہاتھ تھا
لہلہاتے کھیت ہوں گے سب فنا ✿ خوشنما باغات کو ہے کب بقا
تو خوشی کے پھول لے گا کب تلک ✿ تو یہاں زندہ رہے گا کب تلک
تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی ✿ تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی

قبر روزانہ یہ کرتی ہے پکار ❁ مجھ میں ہیں کیڑے مکوڑے بے شمار
یاد رکھ میں ہوں اندھیری کوٹھری ❁ تجھ کو ہوگی مجھ میں سن وحشت بڑی
میرے اندر تو اکیلا آئے گا ❁ ہاں مگر اعمال لیتا آئے گا
تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی ❁ تیرا کیا بنے گا بندے تو سوچ آخرت کی
کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی ❁ قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی
یاخدا ہے التجا عطار کی ❁ سنتیں اپنائیں سب سرکار کی
یا الٰہی از پئے شاہ امم ❁ حشر میں عطار کا رکھنا بھرم

یادِ مکہ مکرمہ

از حضرت مولانا بدر عالم صاحب میرٹھی رحمہ اللہ

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے ❁ وہ زمزم یاد آتا ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے
جہاں جا کر میں سر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا ❁ وہ چوکھٹ یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے
کبھی وہ دوڑ کر چلنا کبھی رک رک کے رہ جانا ❁ وہ چلنا یاد آتا ہے وہ نقشہ یاد آتا ہے
کبھی وحشت میں آکر پھر صفا پر جا کے چڑھ جانا ❁ وہ مسعیٰ یاد آتا ہے وہ مروہ یاد آتا ہے
کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صف میں لڑ بھڑ کر ❁ وہ دھکے یاد آتے ہیں وہ جھگڑا یاد آتا ہے
کبھی پھر ان سے ہٹ کر دیکھنا کعبے کو حسرت سے ❁ وہ حسرت یاد آتی ہے وہ کعبہ یاد آتا ہے
کبھی جانا منیٰ اور کبھی میدان عرفہ کو ❁ وہ مجمع یاد آتا ہے وہ صحرا یاد آتا ہے
وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ پڑھ کر ❁ وہ غوغا یاد آتا ہے وہ سودا یاد آتا ہے

منی میں لوٹ کر کے پھر وہ دنبہ کو ذبح کرنا ۞ وہ سنت یاد آتی ہے وہ فدیہ یاد آتا ہے
وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مڑ مڑ کر ۞ وہ منظر یاد آتا ہے وہ جلوہ یاد آتا ہے
میرا مکہ بھی طیبہ ہے نہیں معلوم کچھ مجھ کو ۞ کہ مکہ یاد آتا ہے کہ طیبہ یاد آتا ہے
نگاہِ شوق جب اٹھتی ہے رب البیت کی جانب ۞ نہ کعبہ یاد رہتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے

تجھ سا کوئی نہیں

از سید شاہ نفیس الحسینی رحمہ اللہ تعالیٰ

اے رسول امیں ، خاتم المرسلیں ۞ تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں ۞ تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب ۞ اے تو عالی نسب، اے تو والا حسب
دودمان قریش کے درِ ثمیں ۞ تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے ۞ جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں ۞ تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
بزمِ کونین پہلے سجائی گئی ۞ پھر تیری ذات منظر پہ لائی گئی
سید الاولیں، سید الآخریں ۞ تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
تیرا سکہ رواں کل جہاں میں ہوا ۞ اس زمیں میں ہوا، آسماں میں ہوا
کیا عرب کیا عجم، سب ہیں زیرِ نگیں ۞ تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں
تیرے انداز میں وسعتیں فرش کی ۞ تیری پرواز میں رفعتیں عرش کی
تیرے انفاس میں خلد کی یاسمیں ۞ تجھ سا کوئی نہیں ، تجھ سا کوئی نہیں

سدرۃ المنتہی رہگزر میں تری ❁ قابَ وقوسین گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں ❁ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی ❁ زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی
لیلۃ القدر تیری منور جبیں ❁ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
مصطفیٰ، مجتبیٰ تیری مدح وثنا ❁ میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں ❁ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں ❁ کوئی ہے وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ نہیں، کوئی تجھ سا حسیں ❁ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی ❁ ہیں صدیق فاروق عثماں علی
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں ❁ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
اے سراپا نفیس انفس دو جہاں ❁ سرورِ دلبراں دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں ❁ تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

از سید شاہ نفیس الحسینی رحمہ اللہ تعالیٰ

الٰہی محبوبِ کل جہاں کو ❁ دل وجگر کا سلام پہنچے
نفس نفس کا درود پہنچے ❁ نظر نظر کا سلام پہنچے
بساطِ عالم کی وسعتوں سے ❁ جہانِ بالا کی رفعتوں سے
ملک ملک کا درود اترے ❁ بشر بشر کا سلام پہنچے

حضور کی شام شام مہکے ❁ حضور کی رات رات جاگے
ملائکہ کے حسین جلو میں ❁ سحر سحر کا سلام پہنچے
زبانِ فطرت ہے اس پہ ناطق ❁ ببارگاہِ نبی صادق
شجر شجر کا درود جائے ❁ حجر حجر کا سلام پہنچے
رسولِ رحمت کا بارِ احساں ❁ تمام خلقت کے دوش پر ہے
تو ایسے محسن کو بستی بستی ❁ نگر نگر کا سلام پہنچے
مرا قلم بھی ہے ان کا صدقہ ❁ مرے ہنر پر ہے ان کی رحمت
حضور خواجہ، مرے قلم کا ❁ مرے ہنر کا سلام پہنچے
یہ التجا ہے کہ روزِ محشر ❁ گناہگاروں پہ بھی نظر ہو
شفیعِ امت کو ہم غریبوں ❁ کی چشم تر کا سلام پہنچے
نفیس کی بس دعا یہی ہے ❁ فقیر کی اب صدا یہی ہے
سوادِ طیبہ میں رہنے والوں ❁ کو عمر بھر کا سلام پہنچے

ابوبکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم

از سید شاہ نفیس الحسینی رحمہ اللہ تعالیٰ

اصحابِ محمد حق کے ولی ❁ بوبکر و عمر، عثمان و علی

یارانِ نبی میں سب سے جلی ۞ بوبکر و عمر، عثمان و علیؓ
وہ شمعِ حرم کے پروانے ۞ وہ ختم رسل کے دیوانے
اسلام نے جن کو عزت دی ۞ اسلام کو قوت جن سے ملی
ایماں کی روایت جن سے چلی ۞ بوبکر و عمر، عثمان و علیؓ
ترتیبِ خلافت بھی یہی ہے ۞ ترتیب فضیلت بھی یہی ہے
لگتی ہے یہی ترتیب بھلی ۞ بوبکر و عمر، عثمان و علیؓ
اس نظم کی خوشبو پھیلے گی ۞ یہ خوشبو ہر سو پھیلے گی
گونجے کا یہ نغمہ گلی گلی ۞ بوبکر و عمر، عثمان و علیؓ
یہ لوح وقلم کی زینت ہے ۞ یہ کتبہ حرم کی زینت ہے
لکھ شاہ نفیس اس کو جلی ۞ بوبکر و عمر، عثمان و علیؓ

میرا دل تڑپ رہا ہے

میرا دل تڑپ رہا ہے ۞ میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی ۞ مجھے لے چلو مدینہ
دیدارِ مصطفیٰ کو آنکھیں ترس رہی ہیں ۞ دشوار ہوگیا ہے ان کے بغیر جینا
تصویرِ مصطفیٰ جو نظر آرہی ہے دل میں ۞ میں یہ سوچتا ہوں دل میں میرا دل ہے یا مدینہ
شب وروز بڑھ رہا ہے میری تشنگی کا عالم ۞ یہ پیاس کب بجھے گی میرے ساقی مدینہ

نہیں مال وزر تو کیا ہے میں غریب ہوں یہی نا ❁ میرے عشق تو ہی لے چل مجھے جانبِ مدینہ
مجھے گردشوں نہ چھیڑو، میرا ہے کوئی جہاں میں ❁ میں بھی پکار لوں گا ، نہیں دور ہے مدینہ
اقبال ناتواں کی بس ایک التجا ہے ❁ رہے زندگی سلامت میں بھی دیکھ لوں مدینہ

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

از جناب الطاف ضیاءؔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ارشاد کبریا ہے یہ اعلانِ مصطفیٰ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

تھا مولوی فرشتوں کا جنت میں عزازیل
حکم خدا نہ مانا تو یوں ہوگیا ذلیل
لعنت کا طوق حق نے گلے میں پہنا دیا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

شداد نے جب جنت بنوائی زمیں پر
خوش تھا کہ اب جھکے گی خدائی میرے در پر
خود بھی نہ دیکھ پایا کہ دنیا سے چل بسا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

بوجہل نے حضور سے حجت یہ آکے کی
دو ٹکڑے کردو چاند تو مانوں گا میں نبی
دو ٹکڑے ہوا چاند تو شرما کے رہ گیا

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

نمرود نے خلیل کو جب آگ میں پھینکا
اب دیکھیے ہوتی ہے کیا مرضی خدا
جلتی ہوئی آگ کو گلزار کر دیا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

دینِ خدا کا جب کیا اعلان نبی نے
پتھر کسی نے مارا گالی دی کسی نے
پھر بھی یہی ہنس ہنس کے کرتے رہے دعا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

ہاتھی تمام جھک گئے کعبے کو دیکھ کر
کتنے ذلیل وخوار تھے مانے نہ وہ مگر
روئی کی طرح دھن اٹھی فوجِ ابرہا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

فرعون غرق ہوگیا رب کے عذاب سے
موسیٰ کی فوج پار ہوئی موجِ آب سے
افسوس بہت ہوا ہاتھ ملتا رہ گیا
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

ارشاد کبریا ہے یہ اعلان مصطفیٰ
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاء

مناجاتِ سلیمانی

از حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ

صدق احساس کی دولت میرے مولی دیدے ۞ غم امروز بھولا دے ، غم فردا دیدے
دھن کچھ ایسی ہو کہ فراموش ہو اپنی ہستی ۞ دل ِ دیوانہ وسودائی وشیدا دیدے
کھول دے میرے لیے علم وحقیقت کے در ۞ دل ِ دانا، دل ِ بینا، دل ِ شنوا دیدے
اپنے میخانے سے اور دستِ کرم سے اپنے ۞ میرے دونوں ہاتھوں میں ساغر ومینا دیدے
قول میں رنگِ عمل بھر کے بنادے رنگین ۞ لب ِ خاموش بنا کر دل ِ گویا دیدے
دل ِ بے تاب ملے ، دیدہ پر آب ملے ۞ تپ ِ آتش مجھے دیدے ، نم ِ دریا دیدے
دردِ دل سینے میں رہ رہ کے ٹھہر جاتا ہے ۞ جو نہ ٹھہرے مجھے وہ درد خدایا دیدے

یار رہے یارب تو میرا

از خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ تعالیٰ

یار رہے یا رب تو میر ۞ اور میں تیرا یار رہوں
مجھ کو فقط ہو تجھ سے محبت ۞ خلق سے میں بیزار رہوں
ہر دم ذکر وفکر میں تیرے ۞ مست رہوں سرشار رہوں

ہوش رہے نہ مجھ کو کسی کا ❁ تیرا مگر ہوشیار رہوں
اب تو رہے بس تا دمِ آخر ❁ وردِ زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ ❁ لا الہ الا اللہ
تیرے سوا معبود حقیقی ❁ کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا مقصود حقیقی ❁ کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا موجود حقیقی ❁ کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
تیرے سوا مشہود حقیقی ❁ کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
اب تو رہے بس تا دمِ آخر ❁ وردِ زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ ❁ لا الہ الا اللہ
دونوں جہاں میں جو کچھ بھی ہے ❁ سب ہے تیرے زیر نگیں
جن وانس حور و ملائک ❁ عرش وکرسی چرخ وزمیں
کون و مکاں میں لائق سجدہ ❁ تیرے سوا اے نورِ مبیں
کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے ❁ کوئی نہیں ہے کوئی نہیں
اب تو رہے بس تا دمِ آخر ❁ وردِ زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ ❁ لا الہ الا اللہ
تیرا گدا بن کر میں کسی کا ❁ دست نگر اے شاہ نہ ہوں
بندہ مال وزر نہ بنوں ❁ میں طالبِ عز وجاہ نہ ہوں
راہ پہ تیری پڑ کے قیامت ❁ تک میں کبھی بے راہ نہ ہوں
چین نہ لوں میں جب تک ❁ کہ رازِ وحدت سے آگاہ نہ ہوں

اب تو رہے بس تا دمِ آخر ❁ وردِ زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ ❁ لا الہ الا اللہ

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں ❁ کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹادوں ❁ خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں ❁ غم سے ترے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرادوں ❁ تجھ سے فقط فریاد رہے
اب تو رہے بس تا دمِ آخر ❁ وردِ زباں اے میرے الہ
لا الہ الا اللہ ❁ لا الہ الا اللہ

نعتِ پاک تضمین بر نعتِ سعدی

کیا شان ہے پیارے نبی ❁ حق نے عطا کی سروری
معراج سے دی برتری ❁ بلغ العلی بکمالہ
ظلمات تھیں جب کفر کی ❁ شرک وضلالت ، بت گری
ایمان کی روح پھونک دی ❁ کشف الدجی بجمالہ
اسلام کی دعوت بھی دی ❁ تکلیف بھی اس نے سہی
جس نے دعا دشمن کو دی ❁ حسنت جمیع خصالہ
ایک دھوم دنیا میں مچی ❁ پڑھ لو درود امتی

صلوا علیہ وآلہ ۞

اللھم صل علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیر کثیرا. مولانا شیخ احمد اللہ صاحب راندیریؒ اپنے بیان سے پہلے ہمیشہ یہ نعتِ پاک پڑھ کرتے تھے رحمہ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ۔

مجھ کو جینے کا سہارا چاہیے

از جناب عشرت جمیل خادم رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھ کو جینے کا سہارا چاہیے ۞ غم تمہارا دل ہمارا چاہیے
بحر الفت کا کنارا چاہیے ۞ سر ہمارا در تمہارا چاہیے
غم میں بس ان کو پکارا چاہیے ۞ ان کے ہوتے ہوئے کیا سہارا چاہیے
لذتِ فریاد طوفانوں میں ہے ۞ کون کہتا ہے کنارا چاہیے
حاصلِ ساحل مجھے طوفان میں ہے ۞ تیرے جلووں کا نظارا چاہیے
اپنی آہوں سے درِ جاناں پر میر ۞ اپنی بگڑی کو سنوارا چاہیے
آپ پر ہر دم فدا ہو میری جاں ۞ غیر کی مجھ کو نہ پروا چاہیے
دست بکشا جانب زنبیل ما ۞ میرے سر کو تیرا سودا چاہیے
اختر خستہ وودور افتادہ کو ۞ ان کی رحمت کا بلاوا چاہیے

نظم در عظمتِ قرآن

ذلک الکتاب لا ریب فیہ ❁ ھدی للمتقین

صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے

رب کا جو احسان ہے ❁ ہر مسلمان کا جس پہ ایمان ہے

صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے

خالق بر وبحر کا یہ فرمان ہے ❁ جس میں رشد وہدایت کا سامان ہے

صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے

سرور انبیاء پر جو نازل ہوا ❁ آدمی جس امانت کا حامل ہوا

صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے

جس سے آسان ہر کار مشکل ہوا ❁ وہ کہ جس کا مخاطب ہر انسان ہے

صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے

حروف جس کے ہیں معتبر ومحترم ❁ جس کی تفسیر ہے ذاتِ خیر البشر

صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے

رہبروں کا ہے جو آج بھی رہبر ❁ مستقل روشنی جس کا عنوان ہے

صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے،صرف قرآن ہے

ایک رشد وہدایت ہے،منشور ہے ❁ زندگی کا مکمل جو دستور ہے

صرف قرآن ہے، صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے، صرف قرآن ہے
اس کو پڑھنا ثواب، اس کو سننا ثواب ❁ یہ کتاب آخری ہے خدا کی کتاب
اس کا پیغام ہے انقلاب انقلاب ❁ چھوڑ کر جس کو انسان پریشان ہے
صرف قرآن ہے، صرف قرآن ہے ❁ صرف قرآن ہے، صرف قرآن ہے

میں ان کا کرم اپنی خطا لے کر چلا ہوں

از بسملؔ شاہجہانپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

میں عشق کی شائستہ ادا لیکے چلا ہوں ❁ یادِ شہِ لولاک لما لیکے چلا ہوں
اسلام کا پیغامِ بقا لیکے چلا ہوں ❁ میں گنبد خضراء کی صدا لیکے چلا ہوں
دل صبر سے روشن تو زباں شکر کی خوگر ❁ کیا منصب تسلیم ورضا لیکے چلا ہوں
اب کوئی چلے یا نہ چلے اس کا مقدر ❁ میں کارِ نبوت بخدا لیکے چلا ہوں
ہے جس سے منور بخدا ساری خدائی ❁ اس نیر فاراں کی ضیا لیکے چلا ہوں
کیوں کر نہ قدم لے میرے جنت کے نگہباں ❁ میں الفت محبوب خدا لیکے چلا ہوں
اب فیصلہ کیا حشر میں ہو دیکھنا یہ ہے ❁ میں ان کا کرم اپنی خطا لیکے چلا ہوں
بسمل ہوں میں اخلاقِ رسولِ عربی کا ❁ ہر زخم میں ایک خاص مزہ لیکے چلا ہوں

سدرہ سے بھی آگے کون گیا

از قاری عبدالباطن صاحب فیضی

سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبریلِ امیں سے پوچھو
معراج کا دولہا کون بنا جبریلِ امیں سے پوچھو

کیا ہے توقیر شاہِ امم انسان سے ہو پائے نہ رقم
کیا فرش زمیں کیا عرش بریں سب ہے آقا کے زیرِ قدم

سلطان مدینہ کا رتبہ جبریل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبریلِ امیں سے پوچھو

ایک ہیں کہ پڑھائے جاتا ہے
ایک پڑھنے سے گھبراتا ہے
ایک بھینچ کے سینہ سینے سے
پھر پڑھنے پر اکساتا ہے

پھر غارِ حراء کیسے گونجا جبریلِ امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبریلِ امیں سے پوچھو

کعبہ وحرم سے اقصیٰ تک یہ کون آیا جھپکے نہ پلک
رفتارِ سفر اللہ اللہ حیران زمیں حیران فلک

ایک رات میں یہ سب کیسے ہوا جبریل امیں سے پوچھو
سدرہ سے بھی آگے کون گیا جبریل امیں سے پوچھو

دیارِ مدینہ

از حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

نظر ڈھونڈتی ہے دیارِ مدینہ
ہیں دل اور جاں بے قرار مدینہ

وہ دیکھو احد میں شجاعت کا منظر
شہیدوں کے خونِ شہادت کا منظر

وہ ہے سامنے سبز گنبد کا منظر
اسی میں تو آرام فرما ہیں سرور

ابو بکرؓ وفاروقؓ وعثمانؓ و حیدرؓ
یہیں تھے یہ پروانۂ شمعِ انور

یہیں سے تو اسلام پھیلا جہاں میں
مدینہ کا شہرہ ہے ہفت آسماں میں

نشانِ نبی ہے یہ مسجد قبا کی
ہے قندیل طیبہ نبی کی ضیاء کی

مدینہ کے دیوار ودر دیکھتے ہیں
عجب حال قلب وجگر دیکھتے ہیں

یہ مسکن ہے شاہِ مدینہ کا اختر
فلک بوسہ زن ہے یہاں کی زمیں پر

نغمہ سرا اور مست غزل خواں | توراۃ ، انجیل اور یہ قرآں
حور وغلماں ، مالک ورضواں | ہر دل شاداں ہر لب خنداں
اللہ اللہ سبحان اللہ | سبحان اللہ سبحان اللہ

شبلی ورازی ، حافظ وجامی | ہندی وترکی مصری وشامی
بے کس وعاجز نامی گرامی | سب کے لبوں پر ذکرِ دوامی
اللہ اللہ سبحان اللہ | سبحان اللہ سبحان اللہ

بزم ہے اس کی بزمِ ہستی | اس کی بلندی اس کی پستی
دین ہے اس کی کیف ومستی | ذکر ہے اس کا بستی بستی
اللہ اللہ سبحان اللہ | سبحان اللہ سبحان اللہ

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\J0107266.WMF not found.

سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

از ماہر القادری رحمہ اللہ تعالیٰ

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرارِ محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ دشمن کو حیاتِ جاوداں دے دی
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر کہ جس کا ذکر ہے سارے صحائف میں
سلام اس پر ہوا مجروح جو بازارِ طائف میں

سلام اس پر کہ وطن کے لوگ جس کو تنگ کرتے تھے
سلام اس پر کہ گھر والے بھی جس سے جنگ کرتے تھے

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کہ اوروں کو کھلاتا تھا

سلام اس پر جو امت کے لیے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر جو فرش خاک پر جاڑوں میں سوتا تھا

سلام اس پر کہ جس کی سادگی درسِ بصیرت تھی
سلام اس پر کہ جس کی ذات فخر آدمیت تھی

سلام اس پر کہ جس نے جھولیاں بھر دیں فقیروں کی
سلام اس پر کہ مشکیں کھول دیں جس نے اسیروں کی

سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر بروں کو جس نے فرمایا کہ یہ میرے ہیں

سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

ادا آج مسلم، کی ہے والہانہ
کھینچا ہے نگاہوں میں منظر سہانہ

انوکھی کہانی ، انوکھا فسانہ
سناؤں نرالا، نرالا ترانہ

محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا

لبھاتی نہ دل میرا، کوئل کی کوکو
نہ بستی نگاہوں میں ، پھولوں کی خوشبو

چمن میں نہ لالا، صدف میں نہ لولو
نہ دلکش مناظر ، یہ ہوتے لبِ جو

محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا
محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ دنیا میں ہر سمت ، ہوتا اجالا
نہ خورشید کو ملتا، کرنوں کا بھالا

نہ دریا نہ گلشن، نہ لولو نہ لالا
نہ منظر سہانہ نہ منظر نرالا

محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا	محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا
نہ بہتے سمندر میں، پانی کے دھارے	نہ اوج فلک پر چمکتے ستارے
نہ گلشن نہ گلش کے رنگیں نظارے	نہ مسجد نہ مسجد کے اونچے منارے
محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا	محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا
نہ مولی کی رحمت، کا لٹتا خزانہ	نہ رمضان کا یہ مبارک مہینہ
کنارے نہ امت کا لگتا سفینہ	نہ تعمیر کعبہ نہ مکہ مدینہ
محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا	محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا
نہ ابو بکر ہوتے ، نہ عثمان ہوتے	نہ فاروق حیدر سے ذی شان ہوتے
نہ محفل کے ساز وسامان ہوتے	نہ ایمان لا کر ، مسلمان ہوتے
محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا	محمد ﷺ نہ ہوتے ، تو کچھ بھی نہ ہوتا

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\J0107266.WMF not found.

ثنائے رب العالمین جل جلالہ

از مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

تیری شان کے ہو لائق وہ ثنا کہاں سے لاؤں
تجھے آئے پیار جس پہ وہ ادا کہاں سے لاؤں

نہ ہو لب پہ کوئی شکوہ، وہ رضا کہاں سے لاؤں
جو قبول بارگہ حق ہو وہ صدا کہاں سے لاؤں

ملکوت کے عنادل جسے سن کے جھوم اٹھے
وہ ترانہ کس سے سیکھوں، وہ نوا کہاں سے لاؤں

تیرے آستاں سے اٹھوں، تو میں جاؤں کس کے در پر
جو ہو بے مثال تجھ سا وہ خدا کہاں سے لاؤں

دل زار کی کہانی، میں سناؤں کس کو یا رب
وہ سماں شگفتگی کا وہ صدا کہاں سے لاؤں

یہ وسیع صحن گلشن، ہے قفس سے بڑھ کے واصف
یہ سوادِ کوئے جاناں، وہ فضا کہاں سے لاؤں

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

مدنی مدینے والے

مجھے در پہ پھر بلانا، مدنی مدینے والے | مئے عشق پھر پلانا مدنی مدینے والے
تیری جب کہ دید ہوگی، وہی میری عید ہوگی | میرے خواب میں تم آنا، مدنی مدینے والے
مجھے سب ستا رہے ہیں، میرا دل دکھا رہے ہیں | تمھیں حوصلہ بڑھانا مدنی مدینے والے
یہ کرم بڑا کرم ہے، تیرے ہاتھ میں بھرم ہے | سر حشر بخشوانا مدنی مدینے والے
شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ خوب سیکھ جاؤں | تیری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے
تیری سنتوں پہ چل کر، میری روح جب نکل کر | چلے تم گلے لگانا مدنی مدینے والے
میرے والدین محشر میں گو بھول جائیں سرور | مجھے تم نہ بھول جانا مدنی مدینے والے
میری عادتیں ہوں بہتر، بنوں سنتوں کا پیکر | مجھے متقی بنانا مدنی مدینے والے
میرے غوث کا وسیلہ، رہے شاد سب قبیلہ | انھیں خلد میں بسانا مدنی مدینے والے
میری آنے والی نسلیں تیرے عشق میں ہی مچلیں | انھیں نیک تم بنانا مدنی مدینے والے
تیرے غم کی کاش عطار، رہے ہر گھڑی رفتار | غم مال سے بچانا مدنی مدینے والے
مجھے در پہ پھر بلانا، مدنی مدینے والے | مئے عشق پھر پلانا مدنی مدینے والے

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

انوارِ مدینہ

از حافظ نور محمد پاکستان

رہتا ہوں دل وجاں سے طلب گارِ مدینہ | بے کل ہوں پئے روضہ ٔ سرکار مدینہ
ہو ارض مقدس میں بسر عمر جو ساری | ہر وقت میں کرتا رہوں دیدارِ مدینہ
مجرم ہوں خطاوار ہوں کچھ بھی ہوں ترا ہوں | ہو مجھ پہ کرم سید ابرار مدینہ
اے چارہ گر وفکر مداوا نہ کرو تم | رہنے دو خدا را مجھے بیمارِ مدینہ
بگڑی مری بن جائے گی بے شک سرِ محشر | مائل بہ کرم مجھ پہ ہیں سرکارِ مدینہ
ہر لحظہ نظر آتے ہیں لمحاتِ قیامت | تڑپاتی ہے جب حسرتِ دیدارِ مدینہ
لا ریب سعادات دو عالم کا امیں ہے | وہ قلب کہ ہے مہبط انوارِ مدینہ
انور ہے یہی اب تو مرے دل کی تمنا | دیکھ آؤں کبھی جا کے میں دربارِ مدینہ

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

مجھ سے اے زائر مدینے کے سفر کی بات کر

از سید امین گیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجھ سے اے زائر مدینے کے سفر کی بات کر | تو وہاں کی ہر گلی ہر بام و در کی بات کر

اولیں جس میں کیا تھا میرے آقا نے قیام | تو ابو ایوب انصاری کے گھر کی بات کر

اب بھی رونق جس سے اماں عائشہ کے گھر میں ہے | دو جہاں دلربا خیر البشر کی بات کر

جو سدا رہتے ہیں خدمت میں رسول اللہ کی | ان وفاداروں ابو بکر وعمر کی بات کر

گنبد خضرا پہ جب پہلی نظر تیری پڑی | کیا تھی کیفیت تو اس پہلی نظر کی بات کر

تیرے آنسو تو بہے ہوں گے حضوری میں ضرور | حاضری کے وقت اپنی چشم تر کی بات کر

آج بھی جنت میں جس سے شاد ہے روح بلال | بات کر اس جانفزا بانگ سحر کی بات کر

تجھ پہ رحمت ہو خدا کی میری تسکیں کے لیے | جس کا میں بیمار ہوں اس چارہ گر کی بات کر

ذرہ ذرہ ہے اگر اس شہر کا شمس وقمر | اب امیں سے تو ذرا شمس وقمر کی بات کر

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

پہلی نظر

کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر | کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے | دل ذوقِ تماشا بھول گیا
پھر روح کو اذنِ رقص ملا | خوابیدہ جنوں بیدار ہوا
کلمے کا تقاضا یاد رہا | یادوں کا تقاضا بھول گیا
احساس کے پردے لہرائے | ایماں کی حرارت تیز ہوئی
سجدوں کی تڑپ اللہ اللہ | سر اپنا سوادہ بھول گیا
جس وقت دعا کو ہاتھ اٹھے | یاد آ نہ سکا جو سوچا تھا
اظہارِ عقیدت کی دھن میں | اظہارِ تمنا بھول گیا
پہنچا جو حرم کی چوکھٹ پر | اک ابرِ کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا ہوش مجھے | کیا مانگ لیا کیا بھول گیا
کعبے پہ پڑی جب پہلی نظر | کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے | دل ذوقِ تماشا بھول گیا

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

اردو زباں

اے جانِ جاں اردو زباں | کیا لطف ہو تیرا بیاں
تو ہے محبت کا نشاں | تجھ سے سکون ِ قلب وجاں
اے جان ِ جاں | اردو زباں
لہجہ تیرا ہے معتبر | ہر لفظ ہے رشک ِ گوہر
تیری شاعری جادو اثر | اس پر فدا ہے ہر بشر
اے جان ِ جاں | اردو زباں
تو ہے بہاروں کی بہار | تیرے محاسن بے شمار
تو ہے زباں سرمایہ دار | دل جوڑنا تیرا شعار
اے جان ِ جاں | اردو زباں
رشک ِ گل رعنا ہے تو | تہذیب کا ملجا ہے تو
ہم کیا بتائیں کیا ہے تو | ایک قیمتی تحفہ ہے تو
اے جان ِ جاں | اردو زباں
تیری فصاحت کی قسم | تیری بلاغت کی قسم
تیری حلاوت کی قسم | تیری نفاست کی قسم
تو آپ ہے اپنی مثال | تجھ پہ نہ آئے گا زوال
اے جان ِ جاں | اردو زباں

مصطفیٰ کیا ہیں؟ رفیقِ مصطفیٰ سے پوچھئے

از جناب شفیق بریلوی

مصطفیٰ کیا ہیں، رفیقِ مصطفیٰ سے پوچھئے
گل کی باتیں رنگیں نوا سے پوچھئے

فاصلہ اور وقت ان کے در کے تھے ادنی غلام
عظمتِ فاروق اعظم ساریہ سے پوچھئے

بیعتِ عثمان کو دستِ مصطفیٰ سے پوچھئے
اور دستِ مصطفیٰ کیا تھا خدا سے پوچھئے

میں علی کے واسطے ہوں اور علی میرے لیے
قولِ پیغمبر کسی رمز آشنا سے پوچھئے

شمع حق پر کس طرح ہوتے ہیں پروانے فدا
خندق وبدر واحد سے، کربلا سے پوچھئے

پاک دامانی پہ ان کی خود ہوا شاہد خدا
کیف ناکردہ گناہی عائشہ سے پوچھئے

چلچلاتی دھوپ، تپتی ریت میں کیا کیف تھا
یہ بلالی شانِ تسلیم ورضا سے پوچھئے

اختلافِ رائے سے ہوتی ہے دل کی جلا
نکتہ یہ اصحاب کے صدق وصفا سے پوچھئے

کیا منافق کو کوئی دیتا ہے دودو بیٹیاں
آپ خود ہی اپنے ذہنِ نارسا سے پوچھئے

شان رحمت جھوم اٹھی، کھل گئے جنت کے در
فیضِ مدحِ شہ شفیق بے نوا سے پوچھئے

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

جمالِ مصطفیٰ

از حضرت مولانا ابوالوفاء شاہجہانپوری قدس سرہ

شاہکارِ دستِ قدرت ہے جمالِ مصطفیٰ
چشم گردوں نے نہیں دیکھی مثالِ مصطفیٰ

اے تعالی اللہ یہ جاہ وجلالِ مصطفیٰ
عرشِ اعظم بھی ہے فرش پائمالِ مصطفیٰ

مشعلِ راہِ ہدیٰ اصحاب وآلِ مصطفیٰ
وہ ہیں بدرِ مصطفیٰ یہ ہیں ہلالِ مصطفیٰ

اے تعالی اللہ شب اسریٰ کی وہ تابانیاں
قلب شب میں جلوہ گر بدرِ کمالِ مصطفیٰ

جس کے جود ولطف سے ہیں دونوں عالم فیضیاب
وہ سحابِ نور ہے ابرِ نوالِ مصطفیٰ

مرضی پاک نبی ہے مرضی رب العلا
مرضی حق بالیقیں ہر قیل وقالِ مصطفیٰ

دل کا گوشہ گوشہ عارف بن گیا صدر شک طور
بجلیاں بھرتا گیا دل میں خیالِ مصطفیٰ

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

حبیب حق صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا ابوالوفاء شاہجہانپوری قدس سرہ

جسے رفعتیں بھی نا پا سکیں وہ نبی کی رفعت تام ہے
جو زوال سے نہیں آشنا، وہ انہیں کا بدرِ تمام ہے

جو ہے رمز رازِ حیات کا، جو ہے نغمہ سازِ حیات کا
وہ نبی حق پہ درود ہے وہ حبیب حق پہ سلام ہے

ہے قیام حکم وہ دیں اگر، ہے قعود ان کی جو ہو رضا
بجز ان کی مرضی پاک کے، نہ قعود ہے نہ قیام ہے

بخدا ہے مرضی مصطفیٰ، جسے حق کہے ہے میری رضا
جسے وحی حق کہے خود خدا، وہ انہیں کا پاک کلام ہے

وہ حبیبِ خالق دو جہاں، وہی کنہ محفل کن فکاں
وہ نبی حق وہ رسول ہے، وہی انبیاء کا امام ہے

جو نگاہِ لطف وکرم اٹھے، تو خزاں بھی موسم گل بنے
جو نظر پھرے تو یہ فصل گل بھی خزاں کا ایک پیام ہے

بخدا خدا تو نہیں ہیں وہ، مگر اتنے حق سے قریں ہیں وہ
جہاں وہم بھی نہ پہنچ سکے، وہ بلند ان کا مقام ہے

کہیں حشر میں شہِ انبیاء، کہ کدھر ہے عارف روسیہ
اسے لاؤ دامن عفو میں، وہ ازل سے میرا غلام ہے

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

فخر نوعِ انسانی صلی اللہ علیہ وسلم

از مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

وہ حضرتِ سرورِ کونین فخر نوعِ انسانی
رسولِ انس و جن آئینہ اخلاق ربانی

فرشتوں پر شرف جس کے سبب ہے ابن آدم کو
ہوا جس کے سبب رشک جناں یہ عالم فانی

وہ جس نے نوع انساں کو فرشتوں پر شرف بخشا
ہوا جس سے منور عالم ناسوتِ ظلمانی

وہ جس نے امیوں کو علم و حکمت کی امانت دی
سکھائے جس نے چرواہوں کو آدابِ جہانبانی

نظر وہ کیمیا، کایا پلٹ دی جس نے قوموں کی
ہوئے شیر و شکر جو کل تلک تھے آگ اور پانی

لقب امی، علوم اولین و آخریں حاصل
امام انبیاء و مرسلیں از فضلِ یزدانی

رہِ اسلام دنیا کو دکھانے کی ضرورت ہے

از مولانا رفیق احمد بڑودوی

رہِ اسلام دنیا کو دکھانے کی ضرورت ہے
اس رستہ پر انسانوں کو لانے کی ضرورت ہے

ضرورت ہے کہ پھر اسلام کے فرزند پیدا ہوں
عزیزو! دین کا پرچم اٹھانے کی ضرورت ہے

بڑا دشوار ہے دشوار کا آساں بن جانا
مگر دشوار کو آساں بنانے کی ضرورت ہے

زمانہ گو نہیں تیار سننے کے لیے لیکن
پیام حق تمہیں ان کو سنانے کی ضرورت ہے

وہ دنیا کہ جس دنیا پہ دنیا بھر کو رشک آیا
اس دنیا میں وہ دنیا بنانے کی ضرورت ہے

وہ گلشن جس کو مالی نے مدینہ کے سجایا تھا
نئے سرے سے ہی گلشن سجانے کی ضرورت ہے

خدا ہے ناصر و حامی گدا و بے نوا سب کا ہے
ضرورت ہے تو ہمت آزمانے کی ضرورت ہے

ہدیہ سلام

شاہِ ذی شان کو ، شانِ قرآن کو
السلام،السلام
جزوِ ایمان کو ، رب کے مہمان کو
السلام،السلام

حق کے دلدار کو ، شاہ ابرار کو
السلام،السلام
میرے سردار کو ، سب کے غمخوار کو
السلام،السلام

سبز دستار کو، ان کے رخسار کو
السلام،السلام
زلفِ خمدار کو ، حسنِ معیار کو
السلام،السلام

ان کے اعتبار کو ، اعلیٰ کردار کو
السلام،السلام
نرم گفتار کو ، تیز رفتار کو
السلام،السلام

ناز بردار کو ، ان کے غمخوار کو
السلام،السلام
چار کے چار کو ، یعنی ہر یار کو
السلام،السلام

ان کے دلدار کو ، عاشقِ زار کو
السلام،السلام
زانوئے یار کو ، یار کو ، غار کو
السلام،السلام

عقل کی آب کو ، جوش کی تاب کو
السلام،السلام
گوہرِ نایاب کو، عمر بن خطاب کو
السلام،السلام

مال کو جان کو، دستِ فیضان کو
السلام،السلام
ابن عفان کو حضرت عثمان کو
السلام،السلام

تیز تلوار کو، فتح بردار کو
عزمِ کرار کو، ان کے گھر بار کو

السلام، السلام
فکر واحساس کو، ان کے الماس کو
السلام، السلام
ان کے جانباز کو ، ایک دمساز کو
السلام، السلام
ایک سخن دان کو، ایک ثنا خوان کو
السلام، السلام

السلام، السلام
علم کی پیاس کو، ابن عباس کو
السلام، السلام
حبشی انداز کو ، اجلی آواز کو
السلام، السلام
نعت کی شان کو یعنی حسان کو
السلام، السلام

ذی رفعت وذی شان ہیں یہ دینی مدارس

از مولانا عطاء الرحمٰن بھاگلپوری

اسلام کی اک شان ہیں یہ دینی مدارس ۔۔۔ گہوارۂ ایماں ہیں یہ دینی مدارس
قرآن کے خادم ہیں شریعت کے محافظ ۔۔۔ ملت کے نگہبان ہیں یہ دینی مدارس
باطل کی ہر اک موجِ بلا خیز کے آگے ۔۔۔ اک آہنی چٹان ہیں یہ دینی مدارس
وہ نور جو فاران کی چوٹی سے چلا تھا ۔۔۔ اس نور کی پہچان ہیں یہ دینی مدارس
ایثار ووفا ، صبر ورضا ، امن وسکوں کے ۔۔۔ پر نور شمع دان ہیں یہ دینی مدارس
انسانیت اس ملک میں زندہ ہے تو ان سے ۔۔۔ چارہ گر انسان ہیں یہ دینی مدارس
وہ جس نے محبت کے حسین پھول کھلائے ۔۔۔ ایسے ہی گلستان ہیں یہ دینی مدارس
دنیا انہیں جو سمجھے عطا ، رب کی نظر میں ۔۔۔ ذی رفعت وذی شان ہیں یہ دینی مدارس

صلی اللہ علیہ وسلم

از مولانا افضال الحق جوہر قاسمی

خاک سے پیدا نور سے بہتر، جن وملائک دیکھ کے ششدر	لائے گئے جو عرش بریں پر صلی اللہ علیہ وسلم
دل گرمایا، عشق جگایا، جلوہ گہ حق اس کو بنایا	ڈھالے حسن وفا کے پیکر صلی اللہ علیہ وسلم
عہد نبوت، فیض کا موسم، سامنے سب کے دونوں عالم	آئینہ حق قلب منور صلی اللہ علیہ وسلم
علم ویقیں کی لا کر مشعل ہیرے ڈھونڈے جنگل جنگل	ہیرے بن گئے راہ کے پتھر صلی اللہ علیہ وسلم
صبح ازل سے شام ابد تک، پیدائش سے کنج لحد تک	ہر منزل ہر موڑ منور صلی اللہ علیہ وسلم
بچے پیارے بوڑھے پیارے سب کے ساتھی سب کے سہارے	سب میں شامل سب سے بڑھ کر صلی اللہ علیہ وسلم
کوثر، دوزخ، جنت کیا ہے، برزخ، روح، فرشتہ کیا ہے	دیکھ آئے آنکھوں سے جا کر صلی اللہ علیہ وسلم

مسکینوں کو پاس بٹھا کر، پھیلا دی رحمت کی چادر
غربت لی، دولت ٹھکرا کر صلی اللہ علیہ وسلم

عقبیٰ ان کی سمت نظر تھی، دنیا ان کی راہ گذر تھی
اب تک ہے ہر راہ معطر صلی اللہ علیہ وسلم

فکر انوکھی، ہمت عالی، بول نرالے چال نرالی
ہر لمحہ شایانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

پتھر برسے، منہ نہیں موڑا، جان پہ آئی حق نہیں چھوڑا
اللہ اللہ آپ کے تیور صلی اللہ علیہ وسلم

لا چاروں کے آنسو پونچھے، ہاتھ بٹائے مزدوروں کے
غم کی پرشش گھر گھر جا کر صلی اللہ علیہ وسلم

عزت دولت شوکت کیا ہے، سورج چاند کی رفعت کیا ہے
دعوتِ حق پر سب ہیں نچھاور صلی اللہ علیہ وسلم

انساں پر الہام کا منظر، دیکھ کے سب ہی کھا گئے چکر
مان گئے پھر شانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

حشر میں جب ڈھونڈیں گے سہارا، اول آخر انسانوں کا
سب پر کھلیں گے آپ کے جوہر صلی اللہ علیہ وسلم

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

ٹی وی پہ پڑی جب پہلی نظر

ٹی وی پہ پڑی جب پہلی نظر   کیا چیز ہے ایماں بھول گیا
اخلاقی قدریں بھی مٹنے لگی   جذبہ عمل بھی جاتا رہا
اسلام وشریعت کیا چیز ہے   قرآن وسنت کیا چیز ہے
جذبات ِدوراں پیدا ہوئے   عقل وہنر مفلوج ہوا
آنکھوں میں چمک سی آنے لگی   اک ہریالی سی چھانے لگی
شرم وحیا تک کھونے لگا   عفت وناموس جاتا رہا
گیسو کی جھٹک اللہ اللہ   کلیوں کی چٹخ اللہ اللہ
ایماں کی سلامت سبحان اللہ   من اپنا پرانا پاپی ہوا
جب رقص وسرور بجنے لگے   ایماں کا جنازہ اٹھنے لگا
نور ِایمانی کیا کہیے   دل ظلمت کدہ اب بننے لگا
ٹی وی کی جو سیریل آنے لگی   غفلت کی چھاؤں چھانے لگی
ذکر وتلاوت تسبیح توگیا   کلمہ وعبادت بھول گیا
گانے اور بجانے کی حرمت   عریانیت وفحاشیت
ٹی وی کے کمرے تک جاتے ہی   دین وشریعت بھول گیا

در مدحتِ اردو

جہاں بھر کی زبانوں میں زبانِ اردو ہے لاثانی
یہ اقلیم سخن میں ہے زبانوں کی مہارانی
بڑی مرغوب ہے، محبوب ہے، شیریں زباں اردو
کہ مشرق ومغرب میں ہوتی ہے اب اس کی غزلخوانی
کیا اردو کو اردوئے معلیٰ ذوق وغالب نے
دکھا کر شوکتِ الفاظ ومعنی کی فراوانی
ہوئے آزاد وحالی، اکبر واقبال جتنے بھی
یہ اپنے وقت کے تھے سعدی خاقانی، تھے لاثانی
دیا وہ سوز وساز فکرِ رضا واختر نے
جو پگھلا کر کئے دیتا ہے پتھر کا جگر پانی
انھوں نے صنعتوں کے سب جواہر نظم کر کر کے
سر اردو کو پہنایا مرصع تاجِ سلطانی
ادب کے تختِ شاہی پر بٹھا کر ان ادیبوں نے
کہا شعر وسخن کے ملک کی ہے یہ مہارانی

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

عقل سے بھی ماوراء تو ہے

از مولانا نسیم احمد غازی

تجھی سے ابتداء ہر چیز کی ہے منتہی تو ہے
ازل سے تا ابد بے ابتدا وانتہا تو ہے

تو ہی اول، تو ہی آخر، تو ہی ظاہر، تو ہی باطن
تجھی کو حمد زیبا ہے کہ ہم سب کا خدا تو ہے

بقا تجھ کو، فنا مجھ کو، ثنا تیری زباں میری
میں فانی بے بقا ہوں، ذاتِ باقی لافنا تو ہے

تیری حمد وثنا سے، عجز کا اقرار ہے سب کو
تیرے اوصاف بے پایاں، ازل سے ہے سدا تو ہے

تو واجب ہے، تیری تعریف ممکن سے ہے ناممکن
تو رب العلی ہے، عقل سے بھی ماوری تو ہے

چھپا ہے ساری خلقت سے مگر پھر بھی عیاں تو ہے
سبھی سے ہے ملا تو اور ہر شی سے جدا تو ہے

تیری توحید کے جلوے عیاں ہیں ذرہ ذرہ میں
ہوا جو منکر ومشرک بجا اس سے خفا تو ہے

مجھے حیرت ہے تیرا کس طرح انکار کرتے ہیں
جدھر دیکھوں، جہاں دیکھوں وہیں جلوہ نما تو ہے

تیری توحید کی صورت، خدایا نور آنکھوں میں
میرے اس شیشہ دل میں فقط جلوہ نما تو ہے

مجھے اوروں سے کیا مطلب تجھی سے واسطہ مجھ کو
نسیمِ زار کے غم کی دوا اور مدعا تو ہے

اکیلا تو اپنے وطن جائے گا

نہ کچھ مال ودولت نہ دھن جائے گی ۔ فقط ساتھ تیرے کفن جائے گا
نہ کچھ کام آئے گی دولت نہ عزت ۔ فقیری سے کچھ کام بن جائے گا
یہ دنیا کا لالچ ، یہ حرص اور خواہش ۔ یہ دلدل ہے تو اس میں سَن جائے گا
یہ آنکھیں رسیلی یہ خوش رنگ چہرا ۔ یہ مٹی میں گورا بدن جائے گا
تجھے چھوڑ دیں گے سب احباب تیرے ۔ اکیلا تو اپنے وطن جائے گا
گھڑا قبر کا ہے اور پلصراط ۔ یہ رستہ بڑا ہی کٹھن جائے گا
دمِ نزع جب جان نکلے گی تن سے ۔ یہ سب بھول تو مکروفن جائے گا
کچھ اعمال اچھے اگر ساتھ ہوں گے ۔ تو رحمت سے واں کام بن جائے گا
رہے گا وہی مر کے آرام سے ۔ کہ مولی میرا جس سے من جائے گا
نہ کچھ ساتھ دیں گے بھائی برادر ۔ فقط قبر میں تیرا تن جائے گا

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

ماں باپ

ماں باپ اس جہاں میں ہے سب سے بڑی دولت
سچ پوچھئے تو یہ ہیں دونوں خدا کی رحمت

پیدا ہوئے تھے جب ہم کمزور کس قدر تھے
کچھ جانتے نہ تھے ، دنیا سے بے خبر تھے

سیکھی جو ان سے حکمت ملتی ہے کب جہاں میں
ماں باپ جیسی نعمت ملتی ہے کب جہاں میں

کھانا ہمیں سکھایا، پہننا ہمیں سکھایا
جو کچھ جانتے نہ تھے ہم، اچھا برا بتایا

دی جو انہوں نے الفت ملتی ہے کب جہاں میں
ماں باپ جیسی نعمت ملتی ہے کب جہاں میں

علم و ہنر، سلیقہ سب کچھ سیکھا ہم نے ان سے
کی جو انہوں نے خدمت ، ملتی ہے کب جہاں میں

ہمت بڑھا بڑھا کر ڈر جی سے سب نکالا
باتیں بتائیں رب کی رستے پہ اس کے ڈالا

بیمار ہوں اگر ہم ، سوتے نہیں ذرا یہ
دی جو انہوں نے راحت ملتی ہے کب جہاں میں

گر راہِ حق سے بھٹکیں خوش نہیں ذرا یہ
ایسی عجیب چاہت ملتی ہے کب جہاں میں

دن رات دکھ ہماری خاطر وہ جھیلتے ہیں
اور ہم مزے سے کھاتے پیتے اور کھیلتے ہیں

ماں باپ جیسی نعمت ملتی ہے کب جہاں میں

انسان سے خطاب

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
طے جس کو کر رہا ہے دو دن کا یہ سفر ہے

دنیا بنی ہے جب سے
لاکھوں کروڑوں آئے
باقی نہ رہا کوئی
مٹی میں سب سمائے

اس بات کو کبھی نہ بھولو
سب کا یہی حشر ہے
طے جس کو کر رہا ہے
دو دن کا یہ سفر ہے

آنکھوں سے تو نے اپنے
کتنے جنازے دیکھے
ہاتھوں سے تو نے اپنے
دفنائے کتنے مردے

انجام سے اپنے پھر
اتنا کیوں بے خبر ہے
طے جس کو کر رہا ہے
دو دن کا یہ سفر ہے

مخمل پہ سونے والے
مٹی میں سو رہے ہیں
شاہ وگدا وہاں پہ
سب ایک ہو رہے ہیں

دونوں ہوئے برابر
یہ موت کا اثر ہے
طے جس کو کر رہا ہے
دو دن کا یہ سفر ہے

یہ محل اونچے اونچے ‌ ‌ کچھ کام کے نہیں ہیں
یہ عالی شان بنگلے ‌ ‌ کچھ کام کے نہیں ہیں
دو گز زمیں کا ٹکڑا ‌ ‌ چھوٹا سا تیرا گھر ہے
طے جس کو کررہاہے ‌ ‌ دو دن کا یہ سفر ہے
مٹی کے پتلے تجھ کو ‌ ‌ مٹی میں ہے سمانا
اک دن یہاں تو آیا ‌ ‌ اک دن ہے تجھ کو جانا
دنیا کے اے مسافر ‌ ‌ منزل تیری قبر ہے
طے جس کو کررہاہے ‌ ‌ دو دن کا یہ سفر ہے

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتي رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\J0107266.WMF not found.

خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے مومنو

از حافظ احسان محسن

خوابِ غفلت میں سوئے ہوئے مؤمنو!
عیش و عشرت بڑھانے سے کیا فائدہ
ایسے رونے رلانے سے کیا فائدہ
عمر یوں ہی گنوانے سے کیا فائدہ
روح جب اس کے تن سے نکالی گئی
ایسی جنت بنانے سے کیا فائدہ
عمر یوں ہی گنوانے سے کیا فائدہ
ظلم پر ظلم خلقت پر کرتا رہا
اس حکومت کے پانے سے کیا فائدہ
وہ مخالف تھا موسیٰ وہارون کا
ایسے بے جان خزانے سے کیا فائدہ
وہ بھی انکار کرتا تھا معبود کا
یوں بڑائی جتانے سے کیا فائدہ
ایک دن آدبوچے گی تجھ کو اجل
صرف ظاہر بنانے سے کیا فائدہ

آنکھ کھولو ، اٹھو یاد رب کو کرو
جب جوانی ڈھلے گی پچھتاؤ گے
آنکھ کھولو ، اٹھو یاد رب کو کرو
کتنا مشہور قصہ ہے شداد کا
مرتے مرتے بھی لوگوں سے کہتا گیا
آنکھ کھولو ، اٹھو یاد رب کو کرو
تھا حکومت کا فرعون کو بھی نشہ
جب سمندر میں ڈوبا تو کہنے لگا
مالداری میں مشہور قارون تھا
جب زمیں میں دھنسایا تو کہنے لگا
قابلِ ذکر قصہ ہے نمرود کا
اس کا مغز ایک مچھر نے کھا کر کہا
اپنی شہرت پہ محسن نہ تو یوں مچل
روح کو صاف کر ، نیک اعمال کر

آسرا مرے دل کا

آسرا میرے دل کا لا الہ الا اللہ
عرش پہ لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ

کتنی میٹھی باتیں تھیں آپ کی خدا جانے
پتھروں نے پڑھ ڈالا لا الہ الا اللہ

کائنات عالم میں جب بھی تولا جائے گا
سب سے بھاری نکلے گا لا الہ الا اللہ

چھوٹ رہی ہو یہ دنیا، رو رہے ہوں گھر والے
لب پہ ہو میرے مولی لا الہ الا اللہ

دشمنوں نے ڈالی ہے دھول ہر گھڑی لیکن
چاند کی طرح چمکا لا الہ الا اللہ

چاہے دم نکل جائے یہ بلال کہتے تھے
مرے منھ سے نکلے گا لا الہ الا اللہ

کتنے انقلاب آئے اس نشیب دنیا میں
آج تک نہیں بدلا لا الہ الا اللہ

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\J0107266.WMF not found.

فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

لا الہ الا اللہ ، لا الہ الا اللہ
فخر رسل ، محبوب خدا، محمد رسول اللہ

آپ جو آئے دنیا میں کفر کی ظلمت دور ہوئی
نور جہاں میں پھیل گیا، سبحان اللہ سبحان اللہ

جب حشر میں نفسی نفسی کا ہر سمت عجب منظر ہوگا
آئیں گے شفاعت کو اس دم ، حبیب اللہ حبیب اللہ

کیا شان تمھاری امت کی وہ حق سے ملی عظمت جس کو
کرتے ہیں تمنا جس کے لیے کلیم اللہ وروح اللہ

قرآن جو نازل تم پہ ہوا، اعجازِ بیاں ہے وہ اس کا
کفار بھی سن کر کہنے لگے ، کلام اللہ کلام اللہ

مہتابِ رسالت نے جس دم احکامِ شریعت پھیلائے
دشمن بھی یہی چلا اٹھے رسول اللہ رسول اللہ

کی قافہ کشی امت کے لیے، گالی بھی سنی پتھر بھی سہے
معراج میں کی بخشش کی دعا، جزاک اللہ جزاک اللہ

دن رات تمھاری فرقت میں یہ خستہ حیات تڑپتا ہے
طیبہ میں اس بلوا لیجیے ، نبی اللہ نبی اللہ

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتي رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

حمدِ باری تعالیٰ

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

رحمٰن ہے تو خالقِ لیل و نہار ہے ۞ افکار کے ہجوم میں دل کا قرار ہے
تیرے ہی فضلِ خاص سے گلشن کی نکہتیں ۞ رنگینیوں کے بیچ میں قائم بہار ہے
مینائے پھل کو بھر دیا لذت کی روح سے ۞ اشجار کے گلے میں یہ زینت کا ہار ہے
فرشِ زمین پہ جنبشِ قالین دیکھئے ۞ بادِ صبا بھی، بادۂ عشق و خمار ہے
دستارِ برف کوہ پہ بدلی کی گود میں ۞ کتنا حسین نکھرا ہوا کوہسار ہے
تالاب کے لبوں پہ اُبھر آئی کپکپی ۞ روتا ہے سرنگوں، جھکا آبشار ہے
کرلو تم اس کے آگے جبینِ نیاز خم ۞ غیروں کے در پہ سر کا جھکانا بھی عار ہے
جنت مچل رہی ہے مسلماں کے عشق میں ۞ کفار کے عذاب کو تیار نار ہے
باہر ہیں تیری نعمتیں حد و شمار سے ۞ مخلوق لمحہ لمحہ، تیری زیر بار ہے
صانع کی زرگری میں ہیں پوشیدہ حکمتیں ۞ خاروں میں پھول اور گلابوں میں خار ہے
تاریکیوں کی بزم میں، مرغاں غزل سرا ۞ توحیدِ حق میں نغمہ سرا ہر ہزار ہے
صحنِ چمن ہے شعلہ نما، لالہ گون ہے ۞ شبنم کا قطرہ پھول کا نقش و نگار ہے
تیری عطا ہے حسن کی جولانیوں کی برق ۞ عاشق کے دل پر برقِ محبت کا وار ہے
یہ بھی ادائے عشق ہے طاری ہو بے خودی ۞ منصور(۱) کا مقام محبت میں دار ہے
اللہ نے نکالی چٹانوں سے اونٹنی(۲) ۞ دستِ قضا سے خونِ ہرن مشکبار ہے

فرعون کو ڈبو دیا قلزم کے پیٹ میں ۞ موسیٰ کا بیچ بحر سے بھی بیڑ پار ہے
مچھلی کا پیٹ خانۂ یونس بنا رہا ۞ آیات حق میں معجزہ ان کا شمار ہے
بخشا سکون حضرت یوسفؑ کو چاہ میں ۞ یعقوبؑ ان کے حزن میں زار وقطار ہے
تجھ پر ہی اعتماد ہے دریا کی موج میں ۞ خاموشیوں کے خوف میں تو غمگسار ہے
اللہ نے اڑایا سلیماں کے تخت کو ۞ کشتی چلائی نوح کی وہ کردگار ہے
تیرے کرم نے سب کو سکھائی ہے آگہی ۞ وہ فلسفیٔ دہر ہے یا شیر خوار ہے
مستی میں کوئی گم، کوئی پستی میں مضطرب ۞ ہر لحظہ زیر وبم میں زمانے کا تار ہے
طغیانیوں کی موج میں غلطاں ہے کوئی ۞ اشکوں میں سرنگوں، کوئی سوگوار ہے
قادر کی حکمتوں کی کوئی انتہا نہیں ۞ طائف چمن ہے، ارض حرم ریگزار ہے
غفلت میں کٹ رہے ہیں یہ لمحات قیمتی ۞ نادم ہے یہ فقیر بہت شرمسار ہے

ہر لحظہ نعمتوں میں ہے ڈوبا ہوا رِضاؔ
تیری مدد سے اس کا قلم ذو الفقار ہے

(۱) مراد: حسین بن منصور حلاج۔

(۲) حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ''ثمود'' نے آپ سے معجزہ طلب کیا تھا کہ فلاں پہاڑ سے آپ ایسی اونٹنی نکال کردکھائیں جو فوراً ہی بچہ بھی جنے، تب ہم آپ کو سچا نبی تسلیم کرسکتے ہیں۔

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

ہدیۂ نعت

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

ذکرِ رسول باعثِ اجر و ثواب ہے ❁ مدحِ نبیؐ پاک سعادت کا باب ہے
ذکرِ خدا ہے دل کی غذا روح کی بقا ❁ ذکرِ رسول آبِ بقا لا جواب ہے
کر وقف نعتِ پاک میں اوقاتِ زندگی ❁ یہ ہے سکونِ قلب سراسر ثواب ہے
رحمت کی موج آئی ہوائیں بدل گئیں ❁ فاراں کی چوٹیوں میں شریعت مآب ہے
آیا رسول فیض کا چشمہ اُبل پڑا ❁ نازل امامِ بزمِ رسل پر کتاب ہے
مانگا عمر خدا سے، دعا ہوگئی قبول ❁ اُمت پہ ہے شفیق دعا مستجاب ہے
دیدار کی طلب میں تڑپتے ہیں رات دن ❁ مشتاقِ جلوہ کے لئے دوری حجاب ہے
شرمندہ آفتاب جمالِ نبی سے ہے ❁ ممکن ہے دیدِ حسن کہ ہیبت نقاب ہے
آبِ زلالِ تشنہ لباں مدحِ مصطفیٰ ❁ لیلیٰ کی زلفِ خم کا فسانہ سراب ہے
روشن رہے گی حشر تلک شمعِ مصطفیٰ ❁ جو شمعِ حق بجھائے گا خانہ خراب ہے

جس کو نبی کے دین سے نسبت ہوا رِضاؔ
لوگوں میں محترم ہے، مکرم، جناب ہے

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

منتہائے آرزو

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

جب دیارِ محمدؐ میں جاؤں گا میں ❁ داستانِ محبت سناؤں گا میں
جس کے رخ پہ ہوں صد بار انجم فدا ❁ اس کی مدحت سے محفل سجاؤں گا میں
ہوں غلامِ شفیع الامم جان لو ❁ اس کا پیغام دل میں بساؤں گا میں
عشقِ سرکار ہے بس متاعِ گراں ❁ اس کو سینے سے پیہم لگاؤں گا میں
ہو محمدؐ کی چوکھٹ ، خدا کا حضور ❁ آنسوؤں کا سمندر بہاؤں گا میں
میرے آقا سراپا محبت ہے تو ❁ تیری ختمِ نبوت کو گاؤں گا میں
جی رہا ہوں شفاعت کی امید پر ❁ بارِ عصیان کیسے اٹھاؤں گا میں
جن کے پوروں سے چشمے نکلتے رہے ❁ اُن کے احسان کیسے بھلاؤں گا میں
سب صحابہ ہیں امت کے محسن سنو ❁ ان کے دشمن کو دشمن بتاؤں گا میں
کہہ دے جو شخص خائن تھا عثمانِ غنی ❁ راہِ حق سے وہ کانٹا ہٹاؤں گا میں
عمر بھر جو دفاعِ صحابہ کرے ❁ ان کی آمد پہ پلکیں بچھاؤں گا میں

عید محشر میں میری یقینی ہے گر
کہہ دے آقا رضاؔ کو بلاؤں گا میں

C:\Users\DUZ\Documents\کتب
خانہ\مفتی رضاء الحق
صاحب\Qarare Dil
FINAL\ADES7.TIF not found.

شادی مبارک

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

آپ کو ہو مبارک خوشی عمر بھر ❁ نور کی آگہی ہے طلوعِ سحر
دوست واحباب بھی ہیں خوشی میں مگن ❁ ہو نسیمِ سحر کا یہاں پر گزر
ہے یہ شادی یقیناً خوشی کی کرن ❁ پُرمسرت ہو مادر، برادر، پدر
خوشبوؤں میں ہے لپٹی ہوئی یہ فضا ❁ فرحتوں کے سمندر میں آئی لہر
یہ نکاح لذتوں کا پیالہ نہیں ❁ یہ ہے بے شک ریاضت عبادت کا در
عقدِ مسنون میں خیر و انوار ہیں ❁ یہ ہے وحدت کا نقطہ یہ کحل البصر
وہ ہے بہتر جو بیوی کا ہو خیر خواہ ❁ ہر گھڑی یاد ہو قولِ خیر البشر
نیک اولاد اللہ کردے عطا ❁ لذتوں سے بھرا ہو شجر کا ثمر
بیوی ہر لمحہ خدمت میں ڈوبی رہے ❁ پھر سکوں ہوگا ہر لمحہ ہی جلوہ گر
ہو رگوں میں محبت کا جوش شرر ❁ اور زمیں پر ہو جنت نشاں ان کا گھر

ہو رِضؔا ان پہ بادِ صبا کا گزر
عشقِ احمد میں لپٹا ہو بس یہ سفر

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

تحفۂ عروس

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

نکاح عقدِ مسنون دکھے دل کا مرہم ❁ یہ فرما گئے ہیں رسولِ مکرم
یہ شادی ہے بے شک محبت کا زینہ ❁ بہاروں کی آمد صبا کا ترنم
ہو شادی کی تقریب سب کو مبارک ❁ یہ نعمت خدا کی، طہارت کا پرچم
فضاؤں میں عقدِ نکاح جلوہ گر ہے ❁ مبارک، مبارک، مبارک ہو پیہم
گلستاں پہ شادابی سایہ فگن ہے ❁ امیدوں کی نکہت بہارِ مجسم
نہ رقص وطرب ہے نہ لہو ولعب ہے ❁ یہ شادی ہے پر رونق و رشکِ عالم
الٰہی عطا کردے زوجہ کو برکت ❁ بہاروں کی فرحت، مسرت ہو ہر دم
تو اولادِ صالح سے گود اُن کی بھر دے ❁ رہیں رات دن ہر گھڑی شاد و ہمدم
عطا کردے شوہر کو تو ہر سعادت ❁ رہے دور ان سے زمانے کا ہر غم
چھٹی شب کی ظلمت، ہوا نور پیدا ❁ یہ جوڑا رہے گا دل آویز باہم
ہے مطلوب ہر لمحہ دلہا دلہن سے ❁ عبادت، طہارت، مودّت، ترحم
محبت کا پہلا یہ رنگیں قدم ہے ❁ دعا ہے ہماری عداوت رہے گم
حقوقِ شریعت اگر ہوں گے پورے ❁ نہ ہوگی لڑائی، نہ ہوگا تصادم
عبادت خدا کی کرو پیارو ایسی ❁ کہ خوف خدا سے رہیں آنکھیں پرنم
شریعت کا دامن اگر چھوڑدیں ہم ❁ تو دنیا میں دنیا بنے گی جہنم
اگر دین پر گامزن ہم رہیں گے ❁ نہ مظلوم ہوگا کوئی بھی، نہ ظالم
یہ پرکیف مجلس سکوں ہی سکوں ہے ❁ خوشی کی فضا میں اکٹھے ہوئے ہم

رضا کی دعا ہے یہ دل سے ہمیشہ
الٰہی تو برسادے الفت کی شبنم

کلامِ خدا

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

یہ کلامِ خدا جس کے سینے میں ہے ۞ ہے معطر مزہ اس کے جینے میں ہے
رب نے نازل کیا لیلۃ القدر میں ۞ تحفۂ حق مبارک مہینے میں ہے
ہادیٔ خلق ہے، مرہمِ قلب ہے ۞ جذب کی خاصیت اس نگینے میں ہے
پڑھتا جا، چڑھتا جا، یہ ندا آئے گی ۞ یہ ترقی تلاوت کے زینے میں ہے
فکرِ فردا کرو، موجِ غم بھول جا ۞ ہر بلا سے نجات اس سفینے میں ہے
معرفت کے جواہر سدا لوٹ لو ۞ دونوں عالم کی خیر اس خزینے میں ہے
لائے دل کی دوا، جبرئیل آگئے ۞ صبحِ خورشید ظاہر مدینے میں ہے
ہم سمجھتے ہیں قرآن کو ابرِ کرم ۞ اور ابو جہل حیران کینے میں ہے
جگمگاتا ہے دل میرا قرآن سے ۞ دُرِّ ناسفتہ اک ایسا سینے میں ہے
بحرِ مواج میں موتیاں ہیں نہاں ۞ دولتِ معرفت اس دفینے میں ہے
جو پسینہ بہائے قرآں سیکھ کر ۞ رحمتِ لَم یَزل اس پسینے میں ہے
معصیت خار ہے، چاک دامن ہوا ۞ وحیِ قرآں رفو، اس کے سینے میں ہے
بھول جاؤ گے شیر و شکر کا مزہ ۞ نوشِ جاں ہو حلاوت سکینے میں ہے
جس کے دل کا قرآں سے تعلق نہ ہو ۞ سنگ لگتا ہوا آبگینے میں ہے
یہ سکھائے گا تم کو نظامِ بقا ۞ زندگی کی نظافت قرینے میں ہے

تشنہ کامی کا قرآں ہے آبِ بقا
اے رِضؔا شربتِ وصل پینے میں ہے

دیارِ قدس

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

مبارک محمدؐ کا نقشِ قدم ہے ❁ وہ شمس الضحیٰ ہے وہ نور الظُّلم ہے
جمالِ نبی سے ہے روشن یہ دنیا ❁ جبینِ منور پہ زلفوں کا خم ہے
قیامت میں جب ہوگا نفسی کا عالم ❁ شفاعت کریں گے خدا کی قسم ہے
لرزتا ہوں اپنے گناہوں سے یارب ❁ محمدؐ کے دامن میں بحرِ کرم ہے
نظر آگیا مجھ کو اب سبز گنبد ❁ زباں پر صلوٰۃ اور آنکھوں میں نم ہے
مدینہ میں مرجاؤں، یہ ہے تمنا ❁ جو پائے گا یہ رتبہ وہ محترم ہے
نبی کی شریعت ہے نورِ بصیرت ❁ یہ آبِ بقا، روحِ جاں، جامِ جم ہے
جو تقویٰ میں اعلیٰ وہ اُن کو مقرب ❁ بلالِ حبش ہستی مغتنم ہے
نمازوں کا منظر بہت دلرُبا تھا ❁ یہ کالا یہ گورا، عرب یہ عجم ہے
مدینہ میں جنت ہے اس کے علاوہ ❁ ہے ویرانہ گرچہ وہ باغِ اِرم ہے
ہدایت کا جلوہ ہے مکہ میں خنداں ❁ سر افگندہ ٹُوٹا ہوا ہر صنم ہے
زباں سے محبت کا دعویٰ ہے اچھا ❁ مگر تم اطاعت کرو یہ اہم ہے

قدم رکھ رہے ہو تو رکھو ادب سے
یہ خاکِ شفا ہے، رضؔا یہ حرم ہے

مبارک ہو تم کو یہ ختم بخاری

از حضرت مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

ہمارے مدارس کا فیضان جاری ۞ مبارک ہو تم کو یہ ختم بخاری
یہ دل کی تمنا یہ احساں ہے یارو ۞ کہ ''قال النبی'' ہے فضاؤں میں ساری
علوم نبوت دلوں کی جلا ہے ۞ پڑی آپ پر ذمہ داری ہے بھاری
جو عالم ہو دن رات کرتا ہے محنت ۞ قرار و سکوں میں عجب بے قراری
مشائخ کی محنت عجب رنگ لائی ۞ کہ عشاق پر بے خودی سی ہے طاری
علوم نبوت میں خوشبو کی لہریں ۞ یہ پھولوں کا گجرا یہ بادِ بہاری
جو فارغ ہوئے جاگ اٹھی ان کی قسمت ۞ شگفتہ گلوں پر ہوا فضل باری
ہو پیش نظر علم و اصلاحِ باطن ۞ ہے تبلیغ و دعوت کی بھی ذمہ داری
خوشی بھی یہی ہے مزہ بھی یہی ہے ۞ کہ گلشن کی ہر دم کرو آبیاری

منور کرو شش جہت علم دیں سے
رِضؔا یہ زمیں ہے فقط بس ہماری

C:\Users\DUZ\Documents\کتب خانہ\مفتی رضاء الحق صاحب\Qarare Dil FINAL\ADES7.TIF not found.

خدا حافظ

از مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

تو عالم بنا یہ خدا کا کرم ہے ۞ مگر مجھ کو تیری جدائی کا غم ہے
ہے علمِ شریعت محبت کا زینہ ۞ دلوں کی طلب اور آنکھوں کا نم ہے
اکابر کی میراث، عشقِ محمدؐ ۞ یہ بارانِ رحمت یہ ابرِ کرم ہے
مبارک ہو سیرابیٔ علم تم کو ۞ کہ حاصل تمھیں علمِ شاہِ امم ہے
مگر علم پر ہے عمل بھی ضروری ۞ عمل کے سوا علم کب محترم ہے
معطر ہے سارا جہاں علمِ دیں سے ۞ حقیقت میں یہ ارمغانِ حرم ہے
فدا ہو ہمیشہ تو علم و عمل پر ۞ کہ تاریکیوں میں یہ شمعِ امم ہے
تو دنیا میں لہرائے گا دیں کا پرچم ۞ تری یہ فضیلت بھی کیا کوئی کم ہے
پلایا ہے استاذ نے علمِ قرآں ۞ احادیث کا علم تیرا علَم ہے
چکھا ہے یہاں بورئے کا مزہ جب ۞ تو دنیا کی رنگینی زیرِ قدم ہے
تو چمکا دے ہر ایک کو یا الٰہی ۞ ہماری دعا بس یہی دَم بدَم ہے
ہے دل کا سکوں علم فخرِ رسل میں ۞ یہ دنیائے فانی صنم ہے صنم ہے
تری حدِّ محنت ہو دیں کی بلندی ۞ ترے ہاتھ میں جان لے جامِ جم ہے

رِضا اپنی قسمت پہ نازاں ہے ہر دم
کہ مصروفِ خیرات اس کا قلم ہے

ترانہ دار العلوم زکریا

از مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

تعلیم عارفانہ ، انداز ساحرانہ ❁ یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ

تجوید کا ترنم، تحفیظ کی صدائیں ❁ تدریس کی جوانی، تفسیر کی ہوائیں

علم و ادب کی محفل، رہتی ہے جاودانہ

یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ

ہر سو میں دیکھتا ہوں تنویر کی فضا ہے ❁ باطل کے میکدوں میں فریاد ہے بکا ہے

لہرائے گا فضا میں ، حق کا یہ تازیانہ

یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ

خوشبو بسی ہوئی ، موسم بہت سہانا ❁ بادِ صبا کے جھونکو، دنیا کو یہ بتانا

ہر وقت گونجتا ہے، توحید کا ترانہ

یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ

یہ دیوبند کی کرنیں، ہیں شعلہ زن یہاں پر ❁ عظمت کا ابرِ رحمت، سایہ فگن یہاں پر

اب تیری عظمتوں پر، حیران ہے زمانہ

یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ

اِک ہاتھ میں شریعت، اِک ہاتھ میں طریقت ❁ قربان جاؤں تجھ پر، سینے میں ہے حقیقت

شاہانہ بانکپن میں، دلق قلندرانہ

یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ

سارے دلوں کی دھڑکن، ہر درد کی دوا ہے ❁ دائم رہے یہ کوثر، بیمار کی شفا ہے
اللہ سے دعا ہے، ہم سب کی عاجزانہ
یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ
یا طالب العلوم، رحمت کو لینے آؤ ❁ قسمت بدلنے آؤ، حکمت کو لینے آؤ
سن لیجئے رِضا سے یہ حرف ناصحانہ
یہ مدرسہ ہمارا، ہے علم کا خزانہ

مسلمان قوم کا مرثیہ

از مفتی رضاء الحق صاحب دامت برکاتہم

(اس نظم میں ضاد اور زاء اتحادِ صوتی کی وجہ سے ہم قافیہ ہیں)

مسلماں نہ دنیا نہ عقبی کا غازی ❁ نہ شیطان خوش ہے نہ اللہ راضی
ہیں اغیار راہِ ترقی کے راہی ❁ ہماری ترقی ہے زن زر اراضی
زباں پر ہیں ابدالی غوری کے قصے ❁ فقط یاد کرتے ہیں ہم اپنی ماضی
ہم آپس میں لڑتے ہیں دن رات دیکھو ❁ یہی ہے شجاعت یہی جانبازی
شب وروز لگتے ہیں گالوں پہ تھپڑ ❁ ہے غفلت میں ڈوبا ہوا اسپ تازی
مسلماں بنانے کی کب ہم کو فرصت ❁ زباں پر ہے ہر وقت بس کفر سازی
مسلمان غفلت میں ڈوبا ہوا ہے ❁ سمجھتا ہے اپنے کو لاریب قاضی
یہود ونصاری سے اظہارِ نفرت ❁ مگر ان کی تہذیب سے عشق بازی

فرنگی کا قانون دل میں بسایا ❁ نہ فقہ عراقی نہ دینِ حجازی
زباں پر یہی ورد شام وسحر ہے ❁ ہیولی وصورت کبھی بیت بازی
مگن تم مئے زلف ورخسار میں ہو ❁ تیرے باپ دادا تھے عابد نمازی
گل ولالہ سے چھوڑ سرگوشیاں تم ❁ تمہاری طبیعت میں ہو پاکبازی
ہو انصاف کو تم سے چشمِ وفا کیوں؟ ❁ کہ شیوہ تمہارا ہے رشتہ نوازی
کب انصاف میں رشتے ناطے ہیں حائل ❁ پڑھو غور سے تم کتاب المغازی
تو محفل کی گرمی تو دنیا کا قائد ❁ کہاں گم ہوئی تیری شان امتیازی
اذا کنت دوما من الغافلین ❁ فرب رقیب علیک یجازی
محبت کے پھولوں سے محفل سجاؤ ❁ نہ کر سنگ باری کرو شیشہ سازی
رضاؔ ہم حقیقت سے جب ہٹ گئے ہیں ❁ ہمارا مقدر ہے عشقِ مجازی

ترانہ جامعۃ الامام انور دیو بند

از مولانا ریاست علی بجنوری

یہ علم کی وادیٔ سینا ہے مانندِ کلیم طور ہیں ہم
انوارِ حرم کے جلووں سے سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم
اس شمعِ صداقت نے سمجھا پروانۂ حق آگاہ ہمیں
شیدائی حکمت کہتا ہے یہ جامعہ انور شاہ ہمیں
رندان ہدی دوہراتے ہیں ہر صبح یہاں پیمانِ ازل
سانچے میں زبانِ انظر کے ڈھلتی ہے صہبائے غزل

انداز بیاں مدہوشی کے اسرار ِ نہاں خاموشی کے
رندوں کو سکھائے جاتے ہیں آداب ِ یہاں خوش نوشی کے
ٹکسال ہے علم وفن کی یہاں معروف کے سکے ڈھلتے ہیں
اس سازِ یقیں کے تاروں پر احسان کے دیپ جلتے ہیں
اللہ کرے اس شمع ِ حرم سے سارا زمانہ روشن ہو
مشکوۃ ِ نبوت کی ضو سے ہر وادی ، وادیٔ ایمن ہو
یہ علم کی وادی ٔ سینا ہے مانند ِ کلیم طور ہیں ہم
انوار ِ حرم کے جلووں سے سرشار ہے دل مخمور ہیں ہم

لیلۃ القدر

از قاری صدیق احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (ثاقب)

مبارک ہو مسلمانو! مبارک رات آئی ہے — خدا کی رحمتوں اور برکتوں کو ساتھ لائی ہے
فضائل اس مبارک رات کے تم کو سناتا ہوں — خدائے پاک کا ارشاد میں تم کو سناتا ہوں
ہزاروں رات سے افضل یہ بیشک رات ہوتی ہے — فرشتوں کے اترنے کا سبب یہ رات ہوتی ہے
خدائے پاک کا اس رات میں اعلان ہوتا ہے — جو چاہو مانگ لو اس رات میں فرمان ہوتا ہے
طلب روزی جو کرتا ہے اسے وہ رزق دیتا ہے — جو چاہے مغفرت اپنی وہ اس کو بخش دیتا ہے
کوئی گر مبتلا ہو مرض میں صحت کا طالب ہو — کسی پر بار ہو گر قرض کا راحت کا طالب ہو
کوئی چاہے اگر اس کو عطا اولاد صالح ہو — بدلنا چاہتا ہے گر کوئی تقدیر صالح ہو

یہ سب آئیں کھلا ان کے لیے دربار عالی ہے　　مرادیں ہونگی سب پوری یہی ارشاد باری ہے

بہت نادم ہوں یا اللہ پڑا ہوں در پہ اب یارب　　خطائیں بخشدے یارب، خطائیں بخش دے یارب

اٹھا اب سر کو اے ثاقبؔ تو کیوں مغموم ہوتا ہے　　کہیں دربارِ عالی سے کوئی محروم ہوتا ہے

الٰہی تیری چوکھٹ پر

از مفتی تقی عثمانی حفظہ اللہ تعالیٰ

الٰہی تیری چوکھٹ پر بھکاری بن کے آیا ہوں　　سراپا فقر ہوں عجز وندامت ساتھ لایا ہوں

بھکاری وہ کہ جس کے پاس جھولی ہے نہ پیالہ ہے　　بھکاری وہ جسے حرص وہوس نے مار ڈالا ہے

متاع دین ودانش نفس کے ہاتھوں سے لٹوا کر　　سکون قلب کی دولت ہوس کی بھینٹ چڑھوا کر

گنواں کر عمر ساری غفلت وعصیان کی دلدل میں　　سہارا لینے آیا ہوں تیرے کعبے کے آنچل میں

گناہوں کی لپٹ سے کائنات قلب افسردہ　　ارادے مضمحل ہمت شکستہ حوصلے مردہ

کہاں سے لاؤں طاقت دل کی سچی ترجمانی کی　　کہ جس جھنجھال میں گذری ہیں گھڑیاں زندگانی کی

خلاصہ ایکہ بس جل وبھن کے اپنی روسیاہی سے　　سراپا عجز بن کر اپنی حالت کی تباہی سے

تیرے دربار میں لایا ہوں اب اپنی زبوں حالی　　تیری چوکھٹ کے لائق ہر عمل سے ہاتھ ہیں خالی

تیری چوکھٹ کے جو آداب ہیں میں ان سے عاری ہوں　　نہیں جس کو سلیقہ مانگنے کا وہ بھکاری ہوں

یہ آنکھیں خشک ہیں یارب انہیں رونا نہیں آتا　　سلگتے داغ ہیں دل میں جنہیں دھونا آتا

یہ تیرا گھر ہے تیرے مہر کا دربار ہے مولی　　سراپا قدس ہے ایک مہبط انوار ہے مولی

زباں غرقِ ندامت دل کی ناقص ترجمانی پر　خدایا رحم میری اس زبانِ بے زبانی پر

یادگار کلام

گنجینۂ اشعار

یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو ہمہ خنداں بودند و تو گِریاں
آں چناں زی کہ وقت مُردن تو ہمہ گریاں شوند وتو خنداں

ترجمہ: تجھے یاد ہوگا کہ تیری پیدائش کے وقت۔
سب ہنس رہے تھے اور تو رو رہا تھا۔
اب ایسی زندگی گذار کہ تیرے مرنے کے وقت۔
سب لوگ رہ رہے ہوں اور تو ہنس رہا ہو۔

نئی راہیں ، نئے رہ رو ، نئے رہبر، نئی منزل نیا دریا ، نئی کشتی ، نئی موجیں ، نیا ساحل
نئی مے ، نیا میخانہ، نیا ساقی، نئی محفل نئی لیلی ، نیا مجنوں ، نیا صحراء، نئی محمل
مگر ان میں کوئی چیز پیار کے قابل نہیں ملتی پرانی راہ کیا چھٹی کہ اب تک منزل نہیں ملتی
(مولانا ابوالوفاء شاجہاں پوریؒ اپنے بیان سے پہلے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے)۔

رشک کرتا ہے فلک ایسی زمیں پر اسعدؔ جس پر دو چار گھڑی ذکرِ خدا ہوتا ہے

(مولانا اسعد اللہ صاحبؒ)

صفیں کج، دل پریشاں، سجدے بے ذوق تیرا دل تو ہے صنم آشنا، تجھے ملے گا کیا نماز میں

گر گریزی بر امید راحتے ہم ازاں جا پیشت آید آفتے
ہیچ کنجے بے دور بے دام نیست جز بخلوت گاہِ حق آرام نیست
(شیخ سعدیؒ)

باندھ لے توشہ سفر ہونے کو ہے ختم ہر فردِ بشر ہونے کو ہے
قبر میں میت اترنی ہے ضرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
(مجذوبؒ)

صحت بھی ہو، روزی بھی ہو، دل کو بھی ہو تسکین دنیا میں بشر کے لیے نعمت ہے تو یہ ہے
(اکبر)

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

محبت اتباعِ سنت خیر الوری ہی ہے ہوس رانوں کو یارب یہ حقیقت کون سمجھائے

ہر درد ، ہر بلا سے بچانے کے واسطے تاثیر دی دعا میں، دوا میں اثر دیا

منت سے ، خوشامد سے ، ادب سے مانگو بندے ہو اگر رب کے تو رب سے مانگو

جاگنا ہو، جاگ لے، افلاک کے سایہ تلے حشر تک سوتا رہے گا ، خاک کے سایہ تلے

جیسی کرنی ویسی بھرنی، نہ مانے تو کر کے دیکھ جنت بھی ہے اور دوزخ بھی ہے، نہ مانے تو مر کے دیکھ

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

تمنا دردِ دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینے میں

محرومی و منظوری توفیق ۔ ادب پر ہے رحمت کی نگاہوں میں کوئی نہیں بیگانہ

کرو مہربانی تم اہل ۔ زمیں پر خدا مہرباں ہوگا عرش ۔ بریں پر

سبق پڑھ پھر صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

سدا دور دورہ دکھاتا نہیں گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد رنگ لاتی ہے حنا، پتھر پہ پس جانے کے بعد

جو کرنا ہے آج ہی کر لے کل کو کس نے دیکھا حسرت اس کے دامن میں جو کل کے بھروسے بیٹھا

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے کہ دانہ خاک میں ملکر گلِ گلزار ہوتا ہے

نورِ حق شمعِ الہی کو بجھا سکتا ہے کون جس کا حامی ہو خدا اس کو مٹا سکتا ہے کون

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
جوانی انسان کی مایہ ٔ الزام ہوتی ہے نگاہِ نیک بھی اس عمر میں بدنام ہوتی ہے

اے دل تمام نفع ہے سودائے عشق میں ایک جان کا زیاں ہے سو ایسا زیاں نہیں

وائے ناکامی ! متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں بھی جاتا رہا

تیری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

عطا سلف کا جذب ِ دروں کر شریک زمرۂ لا یحزنوں کر
خرد کی گھتیاں سلجھا چکا میں میرے مولی مجھے صاحب ِ جنوں کر

عزائم کو سینوں میں بیدار کردے نگاہ ِ مسلمان کو تلوار کردے

حقیقت خرافات میں کھو گئی یہ امت روایات میں کھو گئی

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

گردن کشی آدمی کو ملاتی ہے خاک میں لازم ہے آدمی کو ذرا گردن جھکا کے چلے

آدمی بلبلہ ہے پانی کا کچھ ٹھکانہ نہیں اس زندگانی کا

ہر بات میں راضی برضا ہو تو مزا دیکھ دنیا ہی میں بیٹھے ہوئے جنت کی فضا دیکھ

سختی ٔ راہ سے نہ ڈر، اک ذرا ہمت تو کر گامزن ہونا ہے مشکل ، راستہ مشکل نہیں
کام کو کام خود پہنچا دیتا ہے انجام تک ابتداء کرنی ہے مشکل ، انتہاء مشکل نہیں!

پھول کی مناسبت سے چند اشعار

سیکھ لے پھولوں سے غافل مدعائے زندگی خود مہکتے ہی نہیں، اوروں کو لہکاتے بھی ہیں

پھول بننے کی خوشی میں مسکرائی کلی اسے معلوم نہیں یہ تغیر موت کا پیغام ہے

ہم نے کانٹوں کو بھی چھوا ہے نرمی سے لیکن لوگ بے درد ہیں، جو پھولوں کو بھی مسل دیتے ہیں

پھول تو دو دن بہارِ جاوداں دکھلا گئے حسرت تو ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر مردِ ناداں پر کلامِ نرم ونازک بے اثر

کیا کام کا ہے وہ گل، جس گل میں بو نہ ہو کیا کام کا ہے وہ دل، جس دل میں تو نہ ہو

جس نے پھولوں کے ساتھ نباہ لی کانٹوں سے کھیلنا اسے مشکل نہیں رہا

گلستاں میں جاکر ہر ایک پھول کو دیکھا تیری سی ہی رنگت ، تیری سی ہی بو ہے
سمایا ہے میری نظروں میں تو ہی جدھر دیکھتا ہوں تو ہی تو ہے

وہ پھول سر پہ چڑھا جو چمن سے نکل گیا
عزت اسے ملی جو وطن سے نکل گیا

اردو اشعار بمتعلقہ موت:

موت سے کس کو رستگاری ہے آج وہ تو کل ہماری باری ہے

قضاء کے سامنے بیکار ہوتے ہیں حواس اکبر کھلی ہوتی ہیں گو آنکھیں مگر بینا نہیں ہوتی

موت اس کی ہے جس کا زمانہ کرے افسوس ورنہ یوں تو سبھی آئے ہیں دنیا میں مرنے ہی
کے لیے

نام تھا نمود تھی، ہئو بچو کی تھی صدا اور آج تم سے کیا کہوں لحد کا بھی پتہ نہیں

عمر دراز مانگ کر لائے تھے چار دن دو آرزو میں کٹ گئے، دو انتظار میں

موت کو سمجھا ہے غافل اختتام ِ زندگی ہے یہ اختتام زندگی ، صبح دوام زندگی

ہم یہاں ایسے رہے یا کہ ویسے رہے وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے
حیات ِ دو روزہ کا کیا عیش وغم مسافر رہے جیسے تیسے رہے

لائی حیات آئے ، قضا لے چلی چلے نہ اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی چلے

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

جو کرنا ہے آج ہی کرلے،کل کو کس نے دیکھا حسرت اس کے دامن میں جو کل کے بھروسے بیٹھا

لازم ہے آدمی کو خیال قضا رکھے ہم کیا رہیں گے جبکہ نہ رسول خدا رہے

مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا ہے ،پل کی خبر نہیں
عیش وعشرت کے لیے انساں نہیں یاد رکھ تو بندہ ہے مہماں نہیں
غفلت ومستی تجھے شایاں نہیں بندگی کر ، تو اگر ناداں نہیں

رہگذر ہے دنیا یہ بستی نہیں جائے عیش وعشرت ومستی نہیں
بہر غفلت یہ تیری ہستی نہیں دیکھ جنت اس قدر سستی نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

باندھ لے توشہ ، سفر ہونے کو ہے ختم ہر فرد وبشر ہونے کو ہے

ہورہی ہے عمر مثل برف کم رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے
تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھاپے نے پھر آکے کیا کیا ستایا اجل تیرا کردے گی بالکل صفایا
جہاں میں ہیں ہر سو عبرت کے نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ وبو نے

يا صاحبي لا تغترر بتنعم فالعمر ينفد والنعيم يزول
إذا حملت إلى القبور جنازة فاعلم بأنک بعدها محمول

پرواز آسماں پہ بہت خوب ہے مگر خدمت گزار اہل زمیں بن سکے تو بن
کافی نہیں ہے دولت ِ حسن بیاں فقط سرمایہ دار ِ حسن ِ یقیں بن سکے تو بن

تو چاہے کالج میں پڑھو، پارک میں پھلو غباروں پہ اڑو، چرخ پہ جھولو
پر ایک سخن بندہ ٔ عاجز کا رہے یاد اللہ کو او راپنی حقیقت کو نہ بھولو

بیچ میں شمع تھی ، چاروں طرف پروانے ہر کوئی اس کے لیے جان جلانے والا
دعوائے الفت ِ احمد تو سبھی کرتے ہیں کوئی نکلے تو سہی ذرا رنج اٹھانے والا
کام الفت کے تھے وہ جو صحابہ نے کئے کیا تمہیں یاد نہیں غار میں جانے والا

محبت کے بارے میں چنداشعار:

لوگ کہتے ہیں کہ چاہ مشکل ہے سچ تو یہ ہے کہ نباہ مشکل ہے

دو عالم سے بے گانہ دل کو عجب چیز ہے لذت ِ آشنائی

آنکھ سے آنکھ ملی ،مگر دل سے دل نہ ملا ناؤ پہ بیٹھے رہے مگر کنارہ نہ ملا

جگر وہ بھی تو زِ سرتاپا محبت ہیں مگران کی محبت صاف پہنچانی نہیں جاتی

محبت چھپی ہے کہ میں چھپا لیتا زبان ہوئی بند تو بن گئیں زباں آنکھیں

تیرے عشق کی انتہاء چاہتا ہوں میری سادگی دیکھ ، کیا چاہتا ہوں

محبت محبت تو کہتے ہیں سب محبت نہیں جس میں شدت نہیں

مزہ جینے کا ہے تو کسی کے عشق میں ہے اور مزہ مرنے کا ہے تو کسی کی یاد میں ہے

کوئی مزہ مزہ نہیں، کوئی خوشی خوشی نہیں زندگی تیرے بغیر موت ہے زندگی نہیں

محبت دو نگاہوں کے تصادم کا نتیجہ ہے یہ آتش خود بھڑکتی ہے بھڑکائی نہیں جاتی

محبت خاموشی بھی ، چیخ بھی ،نغمہ بھی ،نعرہ بھی یہ ایک مضمون ہے کتنے ہی عنوانوں سے وابستہ

کرتے تھے کبھی حوصلۂ ترک محبت اب صدمہ ٔ دوری بھی اٹھایا نہیں جاتا

محبت رنگ پہ آتی ہے، جب دل سے دل ملتا ہے
مگر مشکل تو یہ ہے کہ دل بڑی مشکل سے ملتا ہے

محبت کرنے والوں کا صرف اتنا ہے فسانہ تڑپنا ، چپکے چپکے آہ بھرنا اور مرجانا

حسن پر مرتا نہیں مرتا ہوں دو چار پر ناز پر، انداز پر، کردار پر، گفتار پر

جب کسی سے عشق ہوتا ہے تو یہی حالت ہوتی ہے محفل سے جی گھبراتا ہے، تنہائی کی عادت ہوتی ہے

عاشقی چیست؟ بگو بندہ ٔ جاناں بودن دل بدستِ دیگرے دادن وحیراں بودن

اگرچہ عشق میں آفت بھی ہے، بلا بھی ہے مگر برا نہیں ، یہ درد کچھ بھلا بھی ہے

یہ دولتِ ایمان جو ملی سارے جہاں کو فیضانِ مدینہ ہے ، یہ فیضانِ مدینہ
گر سنت نبوی کی کرے پیروی امت طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ
مؤمن جو فدا نقش کفِ پائے نبی ہو ہو زیر قدم آج بھی عالم کا خزینہ

کس قدر مسرور ہیں اللہ والے ذکر سے کوئی بھی ان کے سوا دنیا میں خندیدہ نہیں
جس کو استغفار کی توفیق حاصل ہوگئی پھر نہیں جائز یہ کہنا کہ وہ بخشندہ نہیں

علم کا پندار جن کے دل میں تھا ہو کے قابل بھی وہ ناقابل رہے

سارے عالم میں یہی اختر کی ہے آہ وفغاں چند دن خونِ تمنا سے خدا مل جائے ہے

زندگی نعمت ہے، گر مالک پہ قرباں ہوگئی غیر پر لیکن ہو کر پریشاں ہوگئی

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

کامیابی تو کام سے ہوگی نہ کہ حسن کلام سے ذکر کے اہتمام سے اور فکر کے التزام سے

تمہاری فتحیابی منحصر ہے فضلِ یزداں پر نہ قوت پر، نہ کثرت پر، نہ شوکت پر، نہ ساماں پر

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

خون دل پینے اور لخت جگر کھانے کو یہ غذا ملتی ہے جاناں تیرے دیوانے کو

عشقِ بتاں ، یاد رفتگاں، فکر معاش دو دن کی زندگی میں بھلا کیا کرے کوئی

ہزار کام ہیں دنیا میں داغ کرنے کے جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں

آزمائش ہے نشانِ بندگان محترم جانچ ہوتی ہے انہیں کی جن پہ ہوتا ہے کرم

کافر کی پہچان کہ وہ آفاق میں گم ہے اور مؤمن کی یہ پہچان کہ گم اس میں آفاق ہے

الہی! تیرے یہ سادہ لوح بندے کدھر جائیں یہاں جینے پہ پابندی، وہاں مرنے پہ پابندی

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

بہارِ حسن صورت سے جو عاشق زندہ ہوتا ہے وہ تبدیل بہار رنگ سے شرمندہ ہوتا ہے
جمالِ سیرت ومعنی سے جو تابندہ ہوتا ہے تو لطفِ زندگی بھی اس کا پھر پابند ہوتا ہے

ظفر آدمی اس کو نہ جانئے گا خواہ کتنا ہی ہو صاحبِ فہم وذکا

جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی اور جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

سامنے ایسا خوف قیامت رہے سب گناہوں سے میری حفاظت رہے

ساری دنیا ہی سے مجھ کو نفرت رہے بس تیرے نام کی دل میں لذت رہے

میں جب بھی یہ ارض وسما دیکھتا ہوں ہر اک ذرہ کو رہنما دیکھتا ہوں

جو تو میرا، تو سب میرا فلک میرا زمیں میری اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شئ نہیں میری

مرشد سے دعاؤں کے لیے کہنا تو ہے لیکن خود دل سے جو نکلے وہ دعا اور ہی کچھ ہے

عطار ہو، رازی ہو، رومی ہو، غزالی کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

تمہاری کامیابی منحصر ہے فضل یزداں پر نہ قوت پر نہ کثرت پر نہ شوکت پر نہ ساماں پر

خدا کسی کو بھی مجبور زمانہ نہ کرے ہزار عیب ہیں ایک مفلسی سے وابستہ

ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں ناؤ کاغذ کی کبھی چلتی نہیں

بے محبت کے نہیں شکایت کے مزے اور بے شکایت کے نہیں محبت کے مزے

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شب ِ تاریک سحر کر نہ سکا
ڈھونڈنے والا ستاروں کی گذرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

جب سر میں ہوائے طاعت تھی سر سبز شجر اسلام کا تھا
جب صرصر عصیاں چلنے لگی اس پیڑ نے پھلنا چھوڑ دیا

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

وعدہ ٔ غلبہ مؤمن کے لیے قرآن میں پھر جو تو غالب نہیں، کچھ ہے کسر ایمان میں

واعظ کا ہر ایک ارشاد بجا، تقریر بڑی دلچسپ مگر آنکھوں میں سرور عشق نہیں، چہرے پہ یقیں کا نور نہیں

ایماں کی بزم میں گلباریوں سے کیا حاصل عمل کی راہ میں گرد وغبار پیدا کر

چاکِ تقدیر کو ممکن نہیں کرنا رفو سوزنِ تدبیر گر ساری عمر سیتی رہے

کسی امیر کی محفل کا ذکر کیا ہے اے امیر! خدا کے گھر بھی نہ جائیں گے بن بلائے ہوئے

نگاہیں جن کی جم جاتی ہیں مستقبل کے چہرے انہیں ماضی کی ناکامی کو دوہرانا نہیں آتا پر

جہاں میں اس شان سے ابر کرم برسا خزاں کا ذکر ہی کیا ہے بہاروں پر بہار آئی

جلوہ تیرا ممکن نہیں چشم بشر سے ہر ایک نے دیکھا ہے تجھے اپنی نظر سے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

محبت تجھ کو آدابِ محبت خود سکھا دے گی ذرا آہستہ آہستہ ادھر رجحان پیدا کر

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دل ہم وہ نہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا
ہم کو مٹا سکے یہ زمانہ میں دم نہیں ہم سے زمانہ خود ہو، زمانہ سے ہم نہیں

جان لو اے خاصانِ میخانہ مجھے مدتوں رویا کریں گے جام وپیمانہ مجھے

آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است با دوستاں تلطف، با دشمناں مدارا

عہد شباب اپنا یوں جلدی گزر گیا جیسے چڑھا ہوا کوئی دریا اتر گیا

نگاہِ برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں وہ آدمی ہے مگر دیکھنے کی تاب نہیں

دنیا میں ہے جو کچھ کہ وہ انساں کے لیے ہے آراستہ یہ گھر اسی مہماں کے لیے ہے

ہنستی ہے گور اہل تکبر کی شان پر پتلا تو خاک کا ہے، دماغ آسمان پر

اے بے خبر حیات کا کیا اعتبار ہے ہر وقت موت سر پہ بشر کے سوار ہے

عبث طول امل یہ ہے کہ چناں ہوگا چنیں ہوگا نہیں ہے دور وہ ساعت کہ تو زیر زمیں ہوگا

ہم ایسے اہلِ نظر کو ثبوتِ حق کے لیے اگر رسول نہ ہوتے تو صبح کافی تھا

کون ساتن ہے کہ مثلِ روح جس میں تو نہیں کون گل ہے جو ترا مسکنِ رنگ بو نہیں

جو مضطرب ہے اس کی طرف التفات ہے آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے

فلسفی کی بحث کے اندر خدا ملتا نہیں ڈور تو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو

قدرِ صحت مریض سے پوچھو تندرستی ہزار نعمت ہے

یاد اس کی تسلی دیتی ہے ذکر اس کا سہارا ہوتا ہے جب ناؤ بھنور میں پھنستی ہے دور کنارہ ہوتا ہے

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

زندگی زندہ دلی کا نام ہے مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

یہ محفل نہیں گھر ہے خدائے قدیر کا رتبہ یہاں پر اک ہے فقیر و امیر کا

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز نہ کوئی بندہ رہا ، نہ کوئی بندہ نواز

جی ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن بیٹھے رہیں تصور جاناں کئے ہوئے

وہ حالِ دل لبِ خاموش سے بھی سنتے ہیں یہ جانتا ، تو نہ شرمندہ فغاں ہوتا

رہِ طلب میں نہ کر، خوف لغزش پا سے یہاں جو گر کے اٹھا بس وہ کامیاب اٹھا

عشق نے غالب نکما کردیا ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

قطرہ دریا میں جو مل جائے دریا ہوجائے گا کام اچھا ہے وہ جس کا مآل اچھا ہے

عشق نے احمد مجلی کردیا ورنہ ہم بھی آدمی تھے نام کے

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف آج کچھ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہے

زباں پہ بارِ خدایا ! یہ کس کا نام آیا کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لیے

ورق تمام ہوا اور مدح ابھی باقی ہے سفینہ چاہیے اس بحر بے کراں کے لیے

بے قراری کا سبب ہر کام کی امید ہے نا امیدی ہو تو پھر آرام کی امید ہے

دردِ دل سے لوٹتا ہوں میرا کس کو درد ہے میں ہوں لفظِ درد جس پہلو سے دیکھ درد ہے

نہ جانے کیا سے کیا ہو جائے میں کچھ کہہ نہیں سکتا جو دستارِ فضیلت گم ہو دستارِ محبت میں

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

بھروسہ کچھ نہیں اس نفس امارہ کا اے زاہد فرشتہ بھی یہ ہوجائے تو اس سے بدگماں رہنا

لطف دنیا کے ہیں کئی دن کے لیے کھو نہ جنت کے مزے ان کے لیے

جہاں دراصل ویرانہ ہے گوصورت ہے ہستی کی بس اتنی سی حقیقت ہے فریب خواب ہستی کی

دل کی گہرائی سے ان کا نام جب لیتا ہوں چومتی ہے میرے قدموں کو بہار کائنات

نہ میں دیوانہ ہوں اصغر، نہ مجھ کو ذوق عریانی کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود جیب وگریباں کو

اگر اک تو نہیں میرا، تو کوئی شئ نہیں میری جو تو میرا تو سب میرا، فلک میرا زمیں میری

تیرے تصور میں جانِ عالم مجھے وہ راحت پہنچ کہ جیسے مجھ تک نزول کر کے بہارِ جنت پہنچ
رہی ہے رہی ہے

میں جہاں ہوں ترے خیال میں ہوں تو جہاں ہے میری نگاہ میں ہے

تمہیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم چلو بس ہو چکا ملتا نہ تم خالی ، نہ ہم خالی
سے کب خالی

کتنے نادان ہیں جو کرتے ہیں بلندی پہ غرور ہم نے چڑھتے ہوئے سورج کو ڈھلتا دیکھا
ہے

خاکساروں سے ملا کرتے ہیں جھک کر سربلند آسماں بہر تواضع ہی زمین پر خم ہوا

صحبتِ صالح ترا صالح کند صحبتِ طالح ترا طالح کند

اس کو مل ہی نہیں سکتا کبھی توحید کا جام جس کی نظروں سے پوشیدہ ہے رسالت کا مقام

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہم نے ہر ادنی کو اعلی کردیا خاکساری اپنی کام آئی بہت

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے

جائے عبرت سرائے فانی ہے آج وہ ، کل ہماری باری ہے

چیونٹیوں میں اتحاد اور مکھیوں میں اتفاق آدمی کا آدمی دشمن خدا کی شان ہے

چھری کا تیر کا، تلوار کا گھاؤ بھرا لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

حسنِ صورت اگر نہ ہو نہ سہی سیرت بے مثال پیدا کر
جس سے اہل نظر میں عزت ہو وہ طریقہ وہ چال پیدا کر

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

در و دیوار پہ حسرت کی نظر کرتے ہیں خوش رہو اہلِ وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

دنیا میں آدمی کو مصیبت کہاں نہیں وہ کونسی زمیں ہے جہاں آسماں نہیں

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

سے

عمر سوئے نبی گئے، نظر سوئے عمر گئی پڑی نگاہ مصطفیٰ تو زندگی سنور گئی

قومہ الف، ح رکوع، اور میم سجدہ، جلسہ دال نقشہ نمازی یوں نمازِ عشق کا کھینچا کرے

دور رکھنا ہے تو پھر جذبِ اویسی دے دو تا کہ مجھ کو بھی تو کچھ کیفِ جدائی مل جائے

ایک جہدِ مسلسل ہے یہ کارگہ دنیا ہم پھول کے بستر پہ آرام نہیں کرتے

کہاں کا دشت ایمن، طور کیا، برق تجلی کیا وہ سب کچھ تھی جمالِ مصطفیٰ کی پرتو انشانی

وہ ہر عالم کی رحمت ہیں، کسی عالم میں رہ جائے یہ ان کی مہربانی کہ یہ عالم پسند آیا

مل نہیں سکتا خدا ان کا وسیلہ چھوڑ کر غیر ممکن ہے کہ چڑھے چھت پر زینہ چھوڑ کر

خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ کرتے ہیں اشکِ سحر گاہی سے جو ظالم وضو

گلشن دہر میں اگر جوئے مئے سخن نہ ہو پھول نہ ہو، کلی نہ ہو، سبزہ نہ ہو، چمن نہ ہو

سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے اور ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا غم ہم کو دیا مشکل جو سب سے نظر آیا

نہ کتابوں سے، نہ وعظوں سے، نہ زر سے پیدا دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

نہ تخت وتاج، نہ سیم وگہر کی بات کرو جو خیر چاہو تو خیرالبشر ﷺ کی بات کرو

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب

آنکھ والوں سے اے بے بصر پوچھ لے میرا سرکار ﷺ نور علی نور ہے

عیسما جانب بطحا گزر کن زاحوالم محمد ﷺ را خبر کن

میں یہ سمجھوں گا مجھے دولتِ کونین ملی راہِ طیبہ کی اگر آبلہ پائی مل جائے

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر نفس گم کردہ می آئید جنید وبایزید اینجا

کرم سب پر ہے کوئی کہیں ہو تم ایسے رحمۃ للعالمین ہو

طوفانِ نوح لانے سے اے آنکھ کیا فائدہ دو اشک ہی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

ایک کہانی ہے زندگی اپنی اور کیا بے مزہ کہانی ہے

یہ خدام شریعت ہیں جو مانند پیمبر ہیں وہ دریا کیسا ہوگا جس کے یہ قطرے سمندر ہیں

ہم نے ڈھلتے ہوئے دیکھے ہیں پہاڑوں کے انقلابات ہیں کچھ طفل دبستان تو نہیں

غرور

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

آئیں جواں مرداں حق گوئی و بیباکی اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ بھی نہیں

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے دو

دنیائے دنی کو نقشِ فانی سمجھو ہر چیز یہاں کی آنی جانی سمجھو

قضا کس کونہیں آتی یوں تو سب کو آتی ہے پر اس محروم کی بوئے کفن کچھ اور کہتی ہے

جان کر منجملہ خاصانِ میخانہ مجھے مدتوں رویا کریں گے جام وپیانہ مجھے

مدتوں کے بعد ہوتے ہیں پیدا کہیں وہ لوگ مٹتے نہیں ہیں دہر سے جن کے نشان کبھی

اے شمع تجھ پہ یہ رات بھاری ہے جس طرح ہم نے تمام عمر گزاری ہے اس طرح

تیرہ وتار تھی پہلے ہی یہاں شامِ حیات دامنِ چرخ سے اک اور ستارا ٹوٹا

نرم دم گفتگو، گرم دم جستجو رزم ہو یا بزم ہو پاک دل وپاک باز

لحظہ لحظہ متغیر ہے انجامِ ہستی دن ابھی، رات ابھی، صبح ابھی، شام ابھی

مشیت میں مجال دم زدن توبہ معاذ اللہ جسے یوسف بناتے ہیں، اسے رکھتے ہیں
زنداں میں

ہم یہاں ایسے رہے یا کہ ویسے رہے وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے
حیاتِ دو روزہ کا کیا عیش وغم مسافر رہے جیسے تیسے رہے
کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ اے امیرؔ نزع کے وقت سلامت میرا ایمان رہے

خنجر چلے کسی پر تڑپتے ہیں ہم امیرؔ سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے دل مرتضی، سوز صدیق دے
عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر شریکِ زمرہ لا یحزنوں کر

مجرم ہوں، گنہگار ہوں، بدکار ہوں میں یارب! تیرے بندوں میں سیہ کار ہوں میں
ہیں گرچہ خطائیں میری ناقابل عفو پھر بھی تری رحمت کا طلبگار ہوں میں

وہ دانائے سبل، ختم رسل ﷺ، مولائے کل غبار راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا
جس نے
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر وہی قرآن وہی فرقان وہی یٰس وہی طٰہٰ
ﷺ

زمہجوری بر آمد جانِ عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
ترجمہ: عالم کی جان آپ کی جدائی سے نکل رہی ہے
اے اللہ کے نبی رحم فرمائیں، رحم فرمائیں

ضرورت جتنی بڑھ رہی ہے صبح روشن کی اندھیرا اور گہرا اور گہرا ہوتا جاتا ہے

خاصان خدا خدا نہ باشند ولے از خدا جدا نہ باشند

زمانہ بہ سر آزار تھا مگر فاؔنی تڑپ کے ہم نے تڑپا دیا زمانے کو

صبر کرتے ہی بنے گی غالبؔ واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

زندگی انسان کی ہے مانند مرغ خوش نوا شاخ پر بیٹھا کوئی دم، چہچہایا اڑ گیا

زنہار کوئی چابی کمر بند میں نہ باندھے کہ لوہے سے بہت ڈرتی ہے سرکار ہماری

بے جستجو ملے گا نہ اے دل سراغِ دوست تو کچھ تو قصد کر، تیری ہمت کو کیا ہوا

نہ شکوہ دوستوں کا سن نہ دشمن کی شکایت کر اگر عزت کا طالب ہے تو خود بھی اپنی عزت کر

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہوکر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہوکر

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

وائے ناکامی کہ وقتِ مرگ یہ ثابت ہوا خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہدو کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

نہ تو زمین کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے

محمد کے طریقے سے قدم جو بھی ہٹائے گا کبھی رستہ نہ پائے گا کبھی منزل نہ پائے گا

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

نہیں آتی تو یاد ان کی مہینوں تک نہیں آتی مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں

یادگار کلام

الحمد شریف کا منظوم ترجمہ

ہے اللہ کے نام سے ابتدا | جو ہے رحم و بخشش میں سب سے بڑا
خدا ہی کو زیبا ہیں سب خوبیاں | جو ہے اک پروردگار جہاں
وہ ہے رحم و بخشش میں سب سے بڑا | ظہور اس کی رحمت کا ہے جابجا
قیامت کے دن کا ہے مالک وہی | جو دے گا جزا سب کو اعمال کی
تجھی کو ہیں ہم پوجتے اے خدا | تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں سدا
دکھا ہم کو یارب رہ مستقیم | ہمیں راہ حق پر چلا اے کریم!
تو ان پاک لوگوں کا رستہ دکھا | کہ جن پرسدا فضل تیرا رہا
نہ ان کی ہوا جن پر نازل غضب | نہ گمراہوں کی راہ دکھا میرے رب
ہماری دعا کر قبول اے خدا! | تیرے بن نہیں کوئی سنتا دعا

حمد

ہمارے خدا نے بنایا ہمیں | اسی نے کھلایا پلایا ہمیں
اسی نے دیے ہم کو ماں باپ بھی | ہمیشہ رہا مہرباں آپ بھی
اسی نے سکھائی بھلائی ہمیں | اسی نے کھلائی مٹھائی ہمیں
بناتا ہے بگڑی ہوئی بات وہ | ہمیں یاد رکھتا ہے دن رات وہ
اسی نے دیا رہنے سہنے کو گھر | کہ ہو چین سے زندگی بسر
اسی نے دیا ہم کو جو کچھ دیا | کریں ہم سدا شکر اس کا ادا
سب ہی سے ہے پیارا ہمارا خدا | ہے پیارا ہمیں اپنا پیارا خدا

آرزوئے رضا

جب دیارِ محمدؐ میں جاؤں گا میں ✿ داستانِ محبت سناؤں گا میں
جس کے رخ پہ ہوں صد بار انجم فدا ✿ اس کی مدحت سے محفل سجاؤں گا میں
ہوں غلامِ شفیع الامم جان لو ✿ اس کا پیغام دل میں بساؤں گا میں
عشقِ سرکار ہے بس متاعِ گراں ✿ اس کو سینے سے پیہم لگاؤں گا میں
ہو محمدؐ کی چوکھٹ ، خدا کا حضور ✿ آنسوؤں کا سمندر بہاؤں گا میں
میرے آقا سراپا محبت ہے تو ✿ تیری ختمِ نبوت کو گاؤں گا میں
جی رہا ہوں شفاعت کی امید پر ✿ بارِ عصیان کیسے اٹھاؤں گا میں

جن کے پوروں سے چشمے نکلتے رہے ✿ اُن کے احسان کیسے بھلاؤں گا میں
سب صحابہ ہیں امت کے محسن سنو ✿ ان کے دشمن کو دشمن بتاؤں گا میں
کہہ دے جو شخص خائن تھا عثمانِ غنی ✿ راہِ حق سے وہ کانٹا ہٹاؤں گا میں
عمر بھر جو دفاعِ صحابہ کرے ✿ ان کی آمد پہ پلکیں بچھاؤں گا میں

عید محشر میں میری یقینی ہے گر
کہہ دے آقا رِضاؔ کو بلاؤں گا میں

خلفائے راشدین

دنیائے صداقت میں ترا نام رہے گا | صدیق تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیائے عدالت میں تیرا نام رہے گا | فاروق تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیائے سخاوت میں تیرا نام رہے گا | عثمان تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیائے شجاعت میں تیرا نام رہے گا | حیدر تیرے نام سے اسلام رہے گا
دنیائے سیاست میں تیرا نام رہے گا | معاویہ تیرے نام سے اسلام رہے گا

جذباتِ اہل سنت

خدایا اہل سنت کو جہاں میں کامرانی دے | خلوص وصبر ، ہمت اور دین کی حکمرانی دے
ترے قرآن کی عظمت سے پھر سینوں کو گرمائیں | رسول اللہ کی سنت کا ہر سو نور پھیلائیں
صحابہ واہل بیت سب کی شان سمجھائیں | وہ ازواج نبی پاک کی ہر شان منوائیں
صحابہ نے کیا تھا پرچم اسلام کو بالا | انھوں نے کردیا تھا روم وایران کو تہ وبالا
تیری نصرت سے پھر ہم پرچم اسلام کو لہرائیں | کسی میدان میں بھی دشمنوں سے ہم نہ گھبرائیں
تو سب خدام کو توفیق دے اپنی عبادت کی | رسول پاک کی عظمت محبت اور اطاعت کی
ہماری زندگی تیری رضا میں صرف ہوجائے | تیری رہ میں ہر ایک سنی مسلماں وقف ہوجائے

دیارِ مدینہ

سراپا چمن ہے ، دیا رِ مدینہ | دوام آشنا ہے ، بہار ِ مدینہ
دلوں پر ہے جس کی حکومت کا سکہ | زہے شوکت ِ تاجدار ِ مدینہ
کسی چیز کی اسکو، حسرت نہیں ہے | میسر ہے جس کو ، غبار ِ مدینہ
وہاں کی زمیں عرش سے بھی ہے اعلی | جہاں دفن ہیں تاجدار ِ مدینہ
حنین وتبوک اور بدر واحد میں | صف آراء ہوئے شہسوار مدینہ
تمنا ہے عمر رواں اپنی گذرے | بہ ہمراہ لیل ونہار مدینہ
رشیدیؔ چلو چل کے روضہ پہ کہنا | سلام آپ پر تاجدار مدینہ

نعت

ہمارے خدا نے ہمارے لیے | نبی جتنے دنیا میں پیدا کیے
ہیں سردار ان کے ہمارے نبی | ہمارے نبی جان سے پیارے نبی
ہمار ے نبی کی عجیب شان ہے! | اشارے پہ چاند ان کے قربان ہے
وہ لے آئے پیغام توحید کا | غریبوں کو پیغام تھا عید کا
زمیں آسماں ان کی خاطر بنے | یہ دونوں جہاں ان کی خاطر بنے
خدا پر وہ عاشق خدا ان پہ تھا | زمانہ ہی سارا فدا ان پہ تھا
نبی کو لیاماں جس نے امام | ہوئے تخت اور تاج اس کے غلام
محمد کے قدموں پہ جو چل پڑے | وہی ساری دنیا سے آگے بڑھے
جو کلمہ محمد کا پڑھتے گئے | ترقی کے زینوں پہ چڑھتے گئے
بنو دل سے سب ان کے سچے غلام | سدا بھیجو ان پر درود وسلام

بچوں کی دعا

یا رب دعا ہماری ، ہے التجا ہماری | عاقل ہمیں بنادے ، علم وہنر سکھا دے
بیمار کو دکھی کو، اللہ ! تو شفا دے | پیچھے ہٹے قدم کو، آگے ذرا بڑھا دے
ناکام ہوگئے ہم، تو کامراں بنادے | جنت ہمیں عطا کر، دوزخ سے تو پناہ دے

آمین

تندرستی

تندرستی عجیب نعمت ہے | تندرستی خدا کی رحمت ہے
تندرستی سے زندگانی ہے | تندرستی سے شادمانی ہے
تندرستی اگر خراب ہوئی | پھر تو یہ زندگی عذاب ہوئی
جس کی صحت میں فرق آتا ہے | رنج وغصہ اسے ستاتا ہے
پھنس گئی جان ایک مصیبت میں | عمر کٹتی ہے اس کی کلفت میں
پڑھنے میں کھیلنے میں، سونے میں | کھانے پینے میں ، ہنسنے رونے میں
سارے کاموں میں اعتدال رہے | اپنی صحت کا بس خیال رہے

اسلام

اسلام خدا کی رحمت ہے | اسلام ہی راہِ عظمت ہے
اسلام سے ملتی جنت ہے | اسلام بڑی ہی نعمت ہے
اسلام پہ جینا مرنا ہے | اسلام کو قائم کرنا ہے
اسلام دلوں کی دولت ہے | اسلام حقیقی عزت ہے
اسلام نظر کی وسعت ہے | اسلام پیامِ راحت ہے
اسلام پہ جینا مرنا ہے | اسلام کو قائم کرنا ہے
اسلام خدائی قوت ہے | اسلام سراسر حکمت ہے
اسلام نظامِ فطرت ہے | اسلام سے پھر کیوں غفلت ہے
اسلام پہ جینا مرنا ہے | اسلام کو قائم کرنا ہے

کھانے کے آداب

آؤ آؤ دستر خوان بچھائیں | مل جل کر سب کھانا کھائیں
بھائی پہلے ہاتھ تو دھولو | کھانے میں بے کار نہ بولو
بسم اللہ جو بھولا کوئی | اس نے ساری برکت کھوئی
دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا | دیکھو بھیا بھول نہ جانا
چھوٹے چھوٹے لقمے کھانا | ہر لقمے کو خوب چبانا
کھانے میں مت عیب نکالو | جو مل جائے شوق سے کھالو
لقمہ گر جائے تو اٹھالو | صاف کرو پھر اس کو کھالو
اپنے آگے سے تم کھاؤ | ادھر ادھر مت ہاتھ بڑھاؤ
چھین جھپٹ کھانے میں کرنا | پیٹ میں ہے انگارے بھرنا
خوش خوش باہم کھانا اچھا | کچھ بھوکے اٹھ جانا اچھا
کھانا کھا کر کام ہے سب کا | شکر کریں ہم اپنے رب کا

خلافتِ راشدہ

جب امت کو سب مل چکی حق کی دولت | ادا کرچکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی حجت | نبی نے کیا خلق سے قصدِ رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم نے چھوڑی | کہ دنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی
سب اسلام کے حکم بردار بندے | سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے | یتیموں کے رانڈوں کے غمخوار بندے
رہ ِکفر وباطل سے بیزار سارے | نشہ میں مئے حق کے سرشار سارے
جہالت کی رسمیں مٹادینے والے | کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے
سر احکام دیں پر جھکا دینے والے | خدا کے لیے گھر لٹا دینے والے
ہر آفت میں سینہ سپر کرنے والے | فقط ایک اللہ سے ڈرنے والے
اگر اختلاف ان میں باہم دگر تھا | تو بالکل مدار اس کا اخلاص پر تھا
جھگڑتے تھے لیکن نہ جھگڑوں میں شر تھا | خلاف آشتی سے خوش آئندہ تر تھا
یہ تھی موج پہلی اس آزادگی کی | ہرا جس سے ہونے کو تھا باغ ِ گیتی

لب پہ آتی ہے

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اسی راہ پہ چلانا مجھ کو

ماں باپ

ماں باپ اس جہاں میں ہے سب سے بڑی دولت
سچ پوچھیے تو یہ ہیں دونوں خدا کی رحمت

پیدا ہوئے تھے جب ہم کمزور کس قدر تھے
کچھ جانتے نہ تھے ، دنیا سے بے خبر تھے

سیکھی جوان سے حکمت ملتی ہے کب جہاں میں
ماں باپ جیسی نعمت ملتی ہے کب جہاں میں

کھانا ہمیں سکھایا، پہننا ہمیں سکھایا
جو کچھ جانتے نہ تھے ہم، اچھا برا بتایا

دی جوانہوں نے الفت ملتی ہے کب جہاں میں
ماں باپ جیسی نعمت ملتی ہے کب جہاں میں

علم و ہنر، سلیقہ سب کچھ سیکھا ہم نے ان سے
کی جوانہوں نے خدمت، ملتی ہے کب جہاں میں

ہمت بڑھا بڑھا کر ڈر جی سے سب نکالا
باتیں بتائیں رب کی رستے پہ اس کے ڈالا

بیمار ہوں اگر ہم ، سوتے نہیں ذرا یہ
دی جوانہوں نے راحت ملتی ہے کب جہاں میں

گر راہِ حق سے بھٹکیں خوش نہیں ذرا یہ
ایسی عجیب چاہت ملتی ہے کب جہاں میں

دن رات دکھ ہماری خاطر وہ جھیلتے ہیں
اور ہم مزے سے کھاتے پیتے اور کھیلتے ہیں

ماں باپ جیسی نعمت ملتی ہے کب جہاں میں

رتبہ بڑا اسلام کا

رتبہ بڑا اسلام کا حامی خدا اسلام کا
اللہ کی رحمت ہے یہ دم بھر سدا اسلام کا
دونوں جہاں میں خوش رہا جو ہوگیا اسلام کا
کوئی اگر پھر جائے گا بگڑے گا کیا اسلام کا
ہم ہیں فدا اسلام پر کہنا ہے کیا اسلام کا
جب تک کہ دم میں دم رہے حق کر ادا اسلام کا

نعت شریف (شیخ سعدیؒ)

بلغ العلی بکمالہ | کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ | صلوا علیہ و آلہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال سے عز و شرف اپنی انتہا کو پہنچ گیا۔
اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کی برکت سے تاریکی کافور ہوگئی۔
اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب عادات بہت خوب ہیں۔
اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی پر اور آپ کی آل پر سب لوگ درود شریف کا نذرانہ پیش کریں۔

الف سے اللہ کو پہچان

الف سے اللہ کو پہچان	ب سے بڑوں کا کہنا مان
ت سے توبہ کر انسان	ث سے ثابت رکھ ایمان

ایک دو تین قائم کرو دین

ایک دو تین	قائم کرو دین
تین دو ایک	بن جاؤ نیک
تین چار پانچ	سچ کو نہیں آنچ
پانچ چھ سات	کہو سچی بات
سات آٹھ نو	رب سے لگاؤ لو
آٹھ نو دس	رب سے ڈرو بس

اول و آخر ہے اللہ

اول آخر ہے اللہ	باطن وظاہر ہے اللہ
حافظ وناصر ہے اللہ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حسبی ربی جل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ
کون و مکاں میں ہے اللہ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے اعلیٰ اللہ ہے

سب سے اعلیٰ اللہ ہے | سب کا مولیٰ اللہ ہے
سب کو پیدا اس نے کی | قدرت والا اللہ ہے
سب کی دعائیں سنتا ہے | رحمت والا اللہ ہے
اس کے برابر کوئی نہیں | سب کا آقا اللہ ہے
کون ہے میرا اس کے سوا | میرا سہارا اللہ ہے

ہے شکر تیرا اے خدا

ہے شکر تیرا اے خدا | تو ہے ہمیں پیدا کیا
تو پاک ہے ہر عیب سے | ساجھی نہیں کوئی تیرا
تو ہر جگہ موجود ہے | سب سے ملا سب سے جدا
انسان ہو یا چیونٹی | سنتا ہے تو سب کی صدا
دکھ سکھ تری مٹھی میں ہے | جو جس کے لائق تھا دیا
ہر اک ترا محتاج ہے | سب کو ہے تیرا آسرا
اپنی بھلائی کے لیے | تجھ سے نہ مانگیں کیوں دعا

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر ، اللہ اکبر | اللہ اکبر ، اللہ اکبر
اللہ سب سے بڑا ہے | اس کے آگے جھکنا روا ہے
جو کچھ کیا ہے اس نے کیا ہے | جو کچھ دیا ہے اس نے دیا ہے
اسلام بخشا ، ایمان بخشا | فرمان اپنا قرآن بخشا
رسول اپنا شان والا بخشا | رحمت لقب پانے والا بخشا
مولای صل وسلم دائما ابدا | علی حبیبک خیر الخلق کلھم

پیارا پیارا نام ہے تیرا

پیارا پیارا نام ہے تیرا | کیسا اچھا کام ہے تیرا
میرے مالک ، میرے آقا | اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ
تو نے بنائی دنیا ساری | انساں ، حیواں ، مٹی ، پانی
پھول کھلائے پیارے پیارے | اور بنائے چاند ستارے
بخشے ہم کو ابا اماں | گھر بھی دیا ہے اچھا اچھا
میٹھا میٹھا دودھ پلایا | پڑھنا لکھنا خوب سکھایا
میرے مالک ، میرے آقا | اللہ ، اللہ ، اللہ ، اللہ

اے دنیا کے باغ کے مالی

اے دنیا کے باغ کے مالی — اے اپنے بندوں کے والی
دل کے مالک جان کے مالک — دنیا اور جہان کے مالک
دوسرا تجھ سا کوئی نہیں ہے — تجھ سا داتا کوئی نہیں ہے
بخش ہمارے جسم کو طاقت — بخش ہمیں محنت کی عادت
پڑھنے پر دل مائل کردے — علم وہنر میں کامل کردے
ہمت دے کچھ کام کریں ہم — جگ میں روشن نام کریں ہم
دل میں وطن کی الفت بھر دے — خدمتِ قوم کے قابل کردے
سچ بولیں ہم جھوٹ نہ بولیں — کبھی کسی کا عیب نہ کھولیں
ہو انصاف اصول ہمارا — صرف اک تیرا ڈھونڈیں سہارا

حمدِ باری

شکر کس طرح سے ہو ادا ربِ کریم ! — تو نے لینے کے سوا ہم کو دیا ربِ کریم
تو ہی قادر، تو ہی خالق، تو کافی، تو ہی حق — ہر طرح لیتے ہیں ہم نام ، تیرا ربِ کریم
تیرے ہی نام سے ملتی ہے تسلی دل کو — تیرے ہی دم سے ہے گلشن میں ہوا ربِ کریم!
پتے پتے میں نظر آتے ہیں تیرے انوار — ذرے ذرے میں ہے تو جلوہ نما ربِ کریم
دکھ میں اٹھتی ہے تیری سمت زمانے کی نظر — تو ہی کرتا ہے زمانے پہ عطا ربِ کریم

قرآن کی فریاد

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں | آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں | دھودھو کے پلایا جاتا ہوں
جزداں حریر وریشم کے | پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے | خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جیسے کسی طوطے مینا کو | کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں | اس طرح سکھایا جاتا ہوں

علم قرآن پڑھو

علم قرآن پڑھو، خوب پڑھو، خوب پڑھو | میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو
خیرکم سے بڑی کیا شے ہو سند کے قابل | قولِ سرکار سے تم بھی ہو حسد کے قابل
علم دنیا کی ضرورت سے نہیں ہے انکار | کون ہے طالبِ قرآن کے قد کے قابل
اپنے رتبے کا ذرا پاس رکھو ، خوب پڑھو | میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو
راحت وامن وسکوں کچھ بھی نہیں شاہی میں | دیکھ لو کیا ہے مزا آہِ سحر گاہی میں
ایک اللہ کی مرضی پہ ہو جینا مرنا | کامیابی نہیں مل پائے گی من چاہی میں
مرتبہ چاہو تو راتوں کو اٹھو خوب پڑھو | میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو
یاد رکھنا یہ اولی الامر کی طاعت کرنا | اور دل وجان سے ماں باپ کی خدمت کرنا
سرپرستوں سے بزرگوں سے محبت کرنا | اور چھوٹوں پہ سدا لطف وعنایت کرنا
اپنے استاذ کی تعظیم کرو خوب پڑھو | میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

کمتری کا کبھی احساس نہ آنے پائے
مال و دولت کی محبت میں نہ دل للچائے

روکھی سوکھی جو ملے شکر زباں پر آئے
صبر کا ہاتھ سے دامن نہ کسی پل جائے

خوب پروان چڑھو، پھولو پھلو، خوب پڑھو
میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

عیب جوئی کو برا کوئی سمجھتا کب ہے
نیک انساں کو بھی کہتا کوئی اچھا کب ہے

لوگ طعنے بھی اگر دیں نہ پریشاں ہونا
اس زمانے نے بزرگوں کو بھی چھوڑا کب ہے

دل کو چھوٹا نہ کرو شاد رہو خوب پڑھو
میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

تم پڑھو یا نہ پڑھو عمر گزر جائے گی
زندگی خوب پڑھو گے تو سنور جائے گی

علم سے ہوگی تمہیں اچھے برے کی پہچان
علم جس میں نہ ہو وہ قوم بکھر جائے گی

علمِ نافع کے طلبگار بنو خوب پڑھو
میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

مال و دولت کی طلب ہو نہ ریا کی خاطر
تم کو پڑھنا ہے فقط حق کی رضا کی خاطر

زندگی عین شریعت کے مطابق گزرے
اور خوشنودیٔ محبوب خدا کی خاطر

میرے آقا کے طریقوں پہ چلو خوب پڑھو
میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

بندگی کے لیے آداب وقرینہ سیکھو
گفتگو کرنے کا انداز وسلیقہ سیکھو

تم کو چاہیں گے دل وجان سے دنیا والے
جس قدر ہوسکے اخلاقِ حمیدہ سیکھو

دیکھو الفت کی فضاؤں میں جیو، خوب پڑھو
میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

نام کی چاہ کرو اور نہ شہرت مانگو
جس قدر مانگ سکو علم کی دولت مانگو

سرورِ کون ومکاں رحمتِ عالم کے طفیل
مالک الملک سے سب کے لیے جنت مانگو

دینے والا ہے خدا یاد رکھو خوب پڑھو
میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

سامنے بیٹھ کے کعبے کے یہ مانگی ہے دعا
کامیابی انہیں ہر موڑ پہ دینا مولی

میرے بچے کسی آفت کا کبھی ہوں نہ شکار | التجا تجھ سے مری ہے یہی ربِ کعبہ
ایک اللہ کی تقدیس کرو خوب پڑھو | میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو
میرے مولی مرے بچوں کو غزالی کردے | ان کے ایمان کو ایمانِ بلالی کردے
مئے توحید ورسالت سے انہیں کر سرشار | ان کے سینوں کو ہراک عیب سے خالی کردے
دیکھو کوثر کی تمنا ہے پڑھو خوب پڑھو | میرے بچو مری اک بات سنو خوب پڑھو

حافظِ قرآن

فضلِ خدا سے صاحب ذی شان ہوگیا | جو خوش نصیب صاحبِ قرآن ہوگیا
وہ والدین حشر کے دن ہوں گے تاجدار | جن کا دلارا حافظِ قرآن ہوگیا
اس کو جلا سکے گی نہ دوزخ کی آگ بھی | محفوظ جس کے سینے میں قرآن ہوگیا
دس ایسے آدمیوں کو وہ جنت دلائے گا | دوزخ میں جن کے جانے کا اعلان ہوگیا
مانندِ آفتاب وہ چمکے گا حشر میں | جن کا پسر حافظِ قرآن ہوگیا
حفظِ قرآن پاک کی برکت نہ پوچھئے! | انسان جس کے فیض سے ذی شان ہوگیا

حافظو! قرآن کی عزت کرو اپنے سینوں میں
یہ دولت نہ ملے گی تمہیں آسمانوں اور زمینوں میں

مختصر نظم قرآن کے بارے میں

سب کتابوں سے بھلا قرآن ہے	یہ ہمارا دین ہے ایمان ہے
ہم کریں گے اس کی عزت اور ادب	جسم میں جب تک ہمارے جان ہے

شانِ قرآن کریم

اہل منطق سر بسجدہ ہوگئے	سن لیا جب فلسفہ قرآن کا
حکمتیں ہر لفظ میں مستور ہیں	دیکھ دل سے ترجمہ قرآن کا
نسلِ انسانی میں آیا انقلاب	یہ ہے ادنی معجزہ قرآن کا
ایک نقطہ بھی نہ بدلا آج تک	یہ ہے زندہ معجزہ قرآن کا
کن کے بو بکر وعمر چمکے وہی	جن پہ پرتو پڑ گیا قرآن کا

نعتِ نبی

طلع البدر علینا	من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا	ما دعا لله داع
ایها المبعوث فینا	جئت بالامر المطاع
جئت شرفت المدینة	مرحبا یا خیر داع

پیغامِ عمل

بھلائی کا دامن نہ چھوڑو کبھی تم | برائی سے رشتہ نہ جوڑو کبھی تم
محبت سے اخلاق سے پیش آؤ | کسی شخص کا دل نہ توڑو کبھی تم
کرو حق بیاں زندگی میں ہمیشہ | حقائق نہ توڑو مڑورو کبھی تم
اگر ظلم کا خاتمہ چاہتے ہو تم | تو انصاف سے منہ نہ موڑو کبھی تم
نہ کھیلو برا کھیل ہے گلی ڈنڈا | شرارت سے آنکھیں نہ پھوڑو کبھی تم
سرورؔ اپنی غفلت کے اسباب سوچو | ضمیر اپنا اٹھ کر جھنجوڑو کبھی تم